آٹھویں جماعت کے لیے

اِسلامیات

رہنمائے استاد

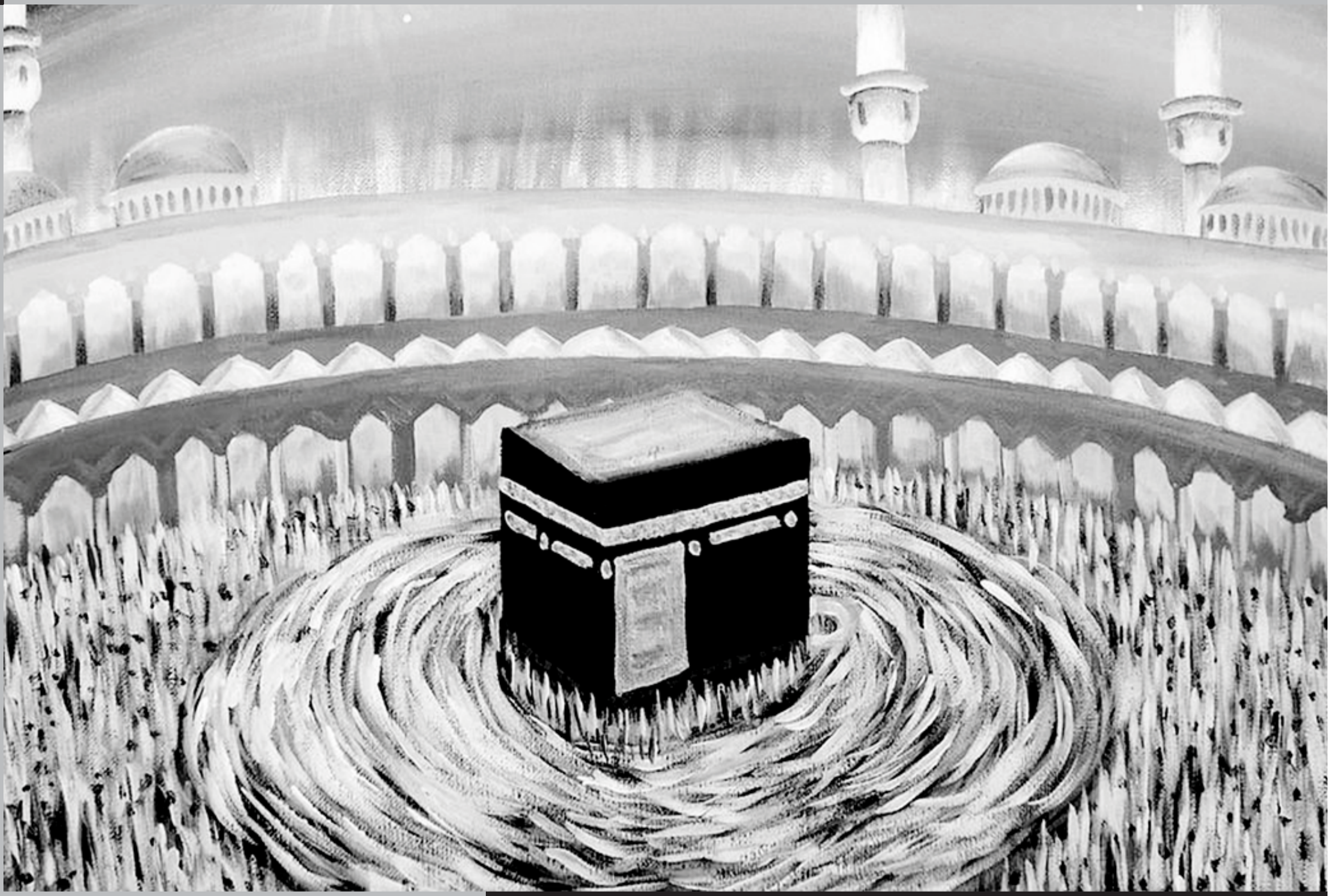

مصنّفین

نیلما کنول

آسیہ سحر

نفلی نمازیں

صفحہ نمبر۱۰:

سوچیں اور بتائیں

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے سجدے اتنے پسند کیوں ہیں؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ کیونکہ سجدے میں بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے۔

۲۔ سجدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کی علامت ہے۔

صفحہ نمبر۱۳:

سرگرمی

نفلی نمازوں کی طرح کچھ خاص نفلی روزے بھی ہوتے ہیں۔ آپ اسلامی تاریخوں کے ساتھ اُن مواقعوں کے نام لکھیے جن میں نفلی روزے رکھے جاتے ہیں۔

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے تاہم سرگرمی حل کر کے دی جارہی ہے)

نفلی روزے	مواقعوں کے نام
۹ اور ۱۰ محرم	عاشورہ
۲۷ رجب	شبِ معراج
۱۵ شعبان	شبِ برأت
۲۔۷ شوال	بعد عیدالفطر

مشق

سوال۱: نمازِ تہجّد اور نماز استسقا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: نمازِ تہجّد:

رات گزر جانے کے بعد سوتے سے اٹھ کر نمازِ تہجّد پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز کم از کم دو رکعت اور جتنی زیادہ رکعت کی ہمّت ہو پڑھنی چاہیے۔ نمازِ تہجّد کے بے انتہا فضائل ہیں۔

نمازِ استسقا:

جب بارش نہ ہو اور قحط کے آثار نظر آنے لگیں تو مسلمانوں کی کثیر تعداد امام کے ساتھ پیدل چل کر آبادی سے باہر دو رکعت نماز باجماعت بارش کی طلب کے لیے پڑھے۔ اس نماز کو ''نمازِ استسقا'' کہتے ہیں۔ اس میں اقامت نہیں ہوتی۔ یہ نماز بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد امام عصا یا تلوار کے سہارے کھڑا ہو کر خُطبہ پڑھتا ہے اور پھر سب لوگ اللہ پاک کے حضور نہایت عاجزی سے ہاتھ پھیلا کر، گڑگڑا کر پہلے گناہوں سے توبہ کرتے اور پھر بارش کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ اس نماز میں اپنے ہمراہ بوڑھوں، عورتوں اور مویشیوں کو بھی ضرور لے جانا چاہیے۔

سوال۲: صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ تحریر کیجیے۔

جواب: صلوٰۃ التسبیح:

اس نماز کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پڑھنے سے اگلے پچھلے، چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اگر ہو سکے تو اسے روز پڑھو۔ ورنہ ہفتے میں ایک بار، یا مہینے میں ایک بار، یا سال میں ایک بار پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھو۔ اسے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:

چار رکعت نفل کی نیت کے بعد ثناء، پھر پندرہ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** پڑھیں۔ اس کے بعد تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سی سورہ پڑھ کر دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں پھر رکوع میں جا کر **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ** کے بعد دس مرتبہ وہی تسبیح دہرائیں۔ پھر **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** اور **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کہنے کے بعد دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھ کر سجدہ میں چلے جائیں اور **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى** کے بعد دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ کر کے بیٹھ کر دس مرتبہ وہی تسبیح دہرائیں پھر دوبارہ سجدہ میں وہی طریقہ دہرائیں۔ اب دوسری رکعت اسی طریقے سے ادا کریں۔ جب دوسرے سجدے کے بعد التحیات کے لیے بیٹھیں تو یہ تسبیح نہ پڑھیں صرف التحیات

پڑھیں۔اسی طریقے سے چاروں رکعات پوری کریں۔ ہر رکعت میں یہ تسبیح ۷۵ مرتبہ اور چاروں رکعات میں تین سو مرتبہ پڑھی جائے گی۔

سوال۳: مندرجہ ذیل نمازوں کے بارے میں مختصر لکھیے۔

اشراق۔ چاشت۔ اوّابین۔ تحیّۃ الوضو۔ تحیّۃ المسجد۔

جواب: نمازِ اشراق:

نماز فجر کے بعد جب سورج نکل آئے تو نمازِ اشراق ادا کی جاتی ہے۔ اس کی ۲ یا ۴ رکعت ہوتی ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے؛

''جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر سورج نکلنے تک مسجد میں ہی اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت اشراق کی ادا کی تو اسے ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔'' (حصن حصین)

نمازِ چاشت:

صبح دس اور گیارہ بجے کے درمیان نمازِ چاشت کی ۲،۴،۸ یا ۱۲ رکعات پڑھی جاتی ہیں۔مال و دولت اور رزق میں برکت کے لیے یہ نماز انتہائی مفید مانی جاتی ہے۔

نمازِ اوّابین:

یہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔کم سے کم ۶ اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ رکعتیں پڑھ سکتے ہیں۔ نمازِ اوّابین پڑھنے والوں کی شفاعت انشاء اللہ آپ ﷺ فرمائیں گے۔

نمازِ تحیّۃ الوضو:

وضو کے بعد تمام اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھتے ہیں۔اس نماز کا بے حد اجروثواب ہے۔

تحیّۃ المسجد:

مسجد میں باوضو داخل ہوکر نمازِ فرض سے پہلے دو رکعات نماز تحیّۃ المسجد ادا کرنی چاہیے۔ یہ نماز بھی بہت افضل ہے لیکن فجر اور مغرب کے فرض سے پہلے یہ نماز نہ پڑھیں۔

خَشیّتِ اِلٰہی

صفحہ نمبر ۱۷:

سوچیں اور بتائیں

اللہ کا خوف رکھنے سے ہماری زندگی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ جب ہم اللہ کا خوف دل میں رکھیں گے تو ہمارے اعمال اچھے ہوں گے اور ہم اللہ کے نیک بندے بن جائیں گے۔

۲۔ اللہ کا خوف رکھنے سے گناہ نہیں کریں گے۔

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

آگاہ۔ صالح۔ برعکس۔ بے مروّت۔ ہردلعزیز

حل:

الفاظ	معانی
آگاہ	جاننا۔ باخبر ہونا۔ واقف ہونا
صالح	نیک
برعکس	خلاف۔ اُلٹ
بے مروّت	جس میں مروّت نہ ہو۔ لحاظ نہ کرنے والا
ہردلعزیز	سب کا پیارا۔ مقبول

مشق

سوال ۱: خشیت الٰہی سے کیا مراد ہے اور یہ کب پیدا ہوتی ہے؟

جواب: خشیت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''خوف یا ڈر'' اور خشیت الٰہی کا مطلب ہے ''اللہ سے ڈرنا۔'' جب ایک بندہ خود کو ادنیٰ مخلوق اور اللہ رب العزت کو اپنا سب سے اعلیٰ مالک مان لے اُس وقت خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔یعنی انسان یہ بات اپنے دل و دماغ میں پختہ کرلے کہ اس دنیا کو چلانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔اُسی کے حکم سے دنیا کے تمام کام انجام پاتے ہیں۔ ناممکن کوممکن کرنے والا، مشکلات اور پریشانی کوحل کرنے والا رب کریم ہے اور انسان اپنے رب کے آگے عاجز اور بے بس ہے۔ساری طاقتیں اور تعریفیں صرف اللہ کے لیے ہیں۔انسان کی مجال نہیں جو اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو بدل سکے یا اس کی برابری کر سکے۔جب انسان اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کا تصوّر کرتا ہے تو دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ زندگی اور موت،نفع یا نقصان،عزّت یا ذلّت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔جب وہ نیک اعمال پر راضی ہوتاہے تو اپنے بندے کو بے حساب نوازتا ہےلیکن جب وہ ناراض ہوجائے تو اس کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے؛

''اور اللہ سے ڈرتے رہو۔بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔'' (سورۂ مائدہ:۲)

سوال۲: خشیت الٰہی مومنین کی نشانی ہے۔دنیاوی مثال سے ثابت کیجیے۔

جواب: خالص مومن وہی ہے جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوتاہے کیونکہ اُس کا ہرعمل یہ ظاہرکرتا ہے کہ وہ اپنے رب سے ڈرتا اور اُسے خوش رکھنا چاہتا ہے۔ ہم اس بات کو اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اگرکوئی شخص کہیں نوکری کرتا ہے تو سب سے پہلے اپنے مالک کی پسند اور ناپسند معلوم کرتا ہے۔جب اُسے اپنے مالک کی مرضی معلوم ہوجاتی ہے تو پھراُس کی یہ پوری کوشش ہوتی ہے کہ اس کا مالک اُسے جوبھی کام یا ذمّہ داری دے تو وہ اُسے اتنے اچھّے طریقے سے ادا کرے کہ اُس کا مالک اُس سے خوش ہوجائے لیکن دل میں اس بات کا ڈربھی رہتا ہے کہ میں نے جوکام کیا ہے وہ مالک کی مرضی کے مطابق ہے یا نہیں۔ لہٰذا ایسا کوئی بھی کام کرنے سے دور رہتا ہے جس سے اُس کا مالک ناراض ہوجائے۔ بالکل یہی کیفیت خالص مومن کی ہوتی ہے۔

سوال۳: اللہ کے خوف اور دنیاوی خوف میں کیا فرق ہے؟

جواب: خوف دوطرح کے ہوتے ہیں۔ ایک دنیاوی خوف اور دوسرا خوف الٰہی ۔ان دونوں کے اثرات ایک دوسرے کے بالکل برعکس ہیں جومندرجہ ذیل ہیں۔

دنیاوی خوف	اللہ کا خوف
• یہ انسان کو کمزور اور بزدل بناتا ہے۔	• یہ انسان کو بہادر بناتا ہے۔
• اس کی وجہ سے انسان دنیا والوں سے ڈرتا ہے۔	• صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔
• دنیا والوں کی پرواہ کرتا ہے اور انہیں خوش کرتا ہے۔	• اللہ کی پرواہ کرتے ہوئے اس کی خوشی چاہتا ہے۔
• مشکل اور مصیبت کے وقت لوگوں کا سہارا ڈھونڈتا ہے۔	• مشکل اور مصیبت میں صرف اللہ سے مدد مانگتا ہے۔
• اس کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔	• ہر طرح کے شرک سے دور رہتا ہے۔
• لوگوں سے نا انصافی کرنے لگتا ہے۔	• اس کی بدولت انصاف پسند ہو جاتا ہے۔
• بداخلاق، بے مروت اور بے حس ہو جاتا ہے۔	• خوش اخلاق مخلص اور ہر دلعزیز بن جاتا ہے۔
• بااثر افراد کے ڈر سے غلط کو غلط نہیں کہہ سکتا۔	• افسر ہو یا بادشاہ، حق بات کہنے سے نہیں ڈرتا۔
• حقوق وفرائض سے غفلت برتتا ہے۔	• ایمانداری سے حقوق وفرائض انجام دیتا ہے۔
• حرام وحلال کا فرق بھول جاتا ہے۔	• ہر حال میں حلال روزی کی فکر رکھتا ہے۔
• موت اور آخرت کے انجام سے بے خبر رہتا ہے۔	• اپنے اعمال کے نتائج کا سوچتے ہوئے موت اور آخرت کو نہیں بھولتا۔

دُعا کی فضیلت و اہمیت

صفحہ نمبر ۱۸:

سوچیں اور بتائیں

جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا تو اللہ تعالیٰ اس پر کیوں ناراض ہوتا ہے؟

بچوّں کا ممکنہ جواب: جو شخص اللہ سے دُعا نہیں مانگتا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ اللہ اُسے دے گا۔ اس لیے اللہ ایسے شخص سے ناراض ہوتا ہے۔

صفحہ نمبر ۲۱:

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

سیراب۔ تہائی۔ سحر۔ لجاجت۔ ثنا۔ موافق۔ موذی۔ ندامت۔ غائبانہ۔ عادل

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سیراب	رچا ہوا۔ پانی سے بھرا ہوا۔ تروتازہ	موافق	مطابق۔ لائق
تہائی	تیسرا حصّہ	مُوذی	اذیت دینے والا۔ تکلیف دینے والا
سَحر	صبح	ندامت	شرمندگی
لجاجت	عاجزی	غائبانہ	غیر موجودگی میں
ثنا	تعریف	عادل	عدل کرنے والا۔ انصاف کرنے والا

صفحہ نمبر ۲۲:

سرگرمی

مندرجہ ذیل پیغمبروں کی دُعاؤں کا ترجمہ قرآنی حوالہ دیکھ کر لکھیے۔

حل:

۱۔ حضرت آدمؑ کی دُعا:

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (سورۂ اعراف:۲۳)

۲۔ حضرت موسیٰؑ کی دُعا:

''اے میرے رب! میرا سینہ میرے لیے کھول دے اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔'' (سورۂ طٰہٰ: ۲۵۔۲۸)

۳۔ حضرت یونسؑ کی دُعا:

''الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں ہوگیا۔'' (سورۂ انبیاء: ۸۷)

۴۔ حضرت زکریاؑ کی دُعا:

''اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔'' (سورۂ انبیاء: ۸۹)

۵۔ حضرت نوحؑ کی دُعا:

''اے میرے رب! میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا، تو میں خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤں گا۔'' (سورہ ھود: ۴۷)

۶۔ حضرت یوسفؑ کی دُعا:

''میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ بیشک نفس تو بُرائی پر اُبھارنے والا ہی ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے، یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے۔'' (سورۂ یوسف: ۵۳)

۷۔ حضرت ابراہیمؑ کی دُعا:

''اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں اور باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی جس دن حساب ہونے لگے۔'' (سورۂ ابراہیم: ۴۱)

۸۔ حضرت سلیمانؑ کی دُعا:

''اے میرے رب! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شُکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔'' (سورۂ نمل: ۱۹)

۹۔ حضرت ایوبؑ کی دُعا:

''اے میرے رب! مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

(سورۂ انبیاء: ۸۳)

۱۰۔ حضرت محمد ﷺ کی دُعا:

''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔'' (سورۂ طٰہٰ: ۱۱۴)

مشق

سوال۱: دُعا کا مطلب اور مفہوم تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب: دُعا کا مطلب ہے ''پکارنا''۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت ہے کہ اُس نے اپنے اور انسان کے درمیان دعا کی صورت میں ایک مضبوط رابطہ قائم کر دیا ہے جو انسان کے لیے ہمیشہ اور ہر موقع پر انتہائی خیر و برکت کا باعث بنا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا کیا تو اُس کے ساتھ چھوٹے بڑے مسائل، پریشانیاں اور ضرورتیں بھی پیدا کر دیں جن میں وہ ہمیشہ گھرا رہتا ہے۔ ان مسائل و پریشانیوں کو حل کرنے اور ضرورتوں کی تکمیل کے لیے اُسے اللہ کے سامنے اپنی بے بسی اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے دُعا مانگنی چاہیے۔

سوال۲: دُعا مانگنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: دُعا مانگنا اس لیے بہت ضروری ہے تا کہ انسان کے ذہن میں یہ بات پختہ ہو جائے کہ ضرورتیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں تو ان مسائل کو حل کرنے والا بھی اللہ ہی ہے۔ لہٰذا ہر دُکھ درد اور بلا کو ٹالنے کے لیے انسان ہمیشہ اُسی کے در کا سہارا لے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے؛

''تمھارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمھاری دُعائیں قبول کروں گا۔'' (سورۂ مومن: ۶۰)

سوال۳: دُعا کن لوگوں کی اور کب قبول ہوتی ہے؟

جواب: احادیث نبویﷺ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی دُعائیں خصوصیت سے قبول فرماتا ہے اور بعض حالات و اوقات ایسے ہیں جن میں کثرت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں مثلاً؛

- فرض نمازوں کے بعد
- روزانہ سحر کے وقت
- اذان کے بعد
- اذان و اقامت کے درمیان
- جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات میں
- جمعہ کا پورا دن
- تلاوت قرآن کے بعد
- بارش کے وقت
- اپنی اولاد کے لیے ماں باپ کی دُعا
- عادل حکمران کی دُعا
- مرغ کی اذان سن کر
- مظلوم کی دُعا
- رمضان المبارک کا پورا مہینہ
- افطار کے وقت روزہ دار کی دُعا
- شب قدر میں
- مسافر کی دُعا
- جنگ کے دوران
- مسلمانوں کے دینی اجتماعات میں
- ذکر و دُرود کی مجلس میں
- خانۂ کعبہ کو دیکھنے کے وقت
- اپنے والدین کے لیے خدمت گزار اولاد کی دُعا
- ہر نیک آدمی کی دُعا
- بیمار کی دُعا جب تک وہ شفایاب نہ ہوجائے
- حج کرنے والے کی دُعا جب تک وہ گھر واپس نہ آجائے
- جہاد کرنے والے کی دُعا جب تک وہ شہید نہ ہوجائے
- روزانہ رات کا دوسرا حصّہ، پہلا تہائی حصّہ اور آخری تہائی حصّہ
- ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لیے غائبانہ دُعا

سوال۴: آدابِ دُعا تحریر کیجیے۔

جواب: آدابِ دعا:

دُعا ایک عبادت ہے اسی لیے نبی کریمﷺ نے کچھ ضروری آداب بتائے ہیں جن کا دُعا کرتے وقت خیال رکھنا ضروری ہے۔

- دُعا کرنے سے پہلے حضور ﷺ پر دُرود بھیجنا
- ہتھیلیاں اوپر کر کے دُعا کرنا
- قبولیتِ دُعا کے لیے جلدی نہ کرنا
- پورے یقین کے ساتھ دُعا کرنا
- دُعا کرنے والے کا حرام آمدنی سے مکمل پرہیز کرنا
- امن و عافیت کے دنوں میں بھی بھرپور دُعا مانگنا
- دُعا میں عاجزی کا اظہار کرنا
- اسماء الحسنٰی کے واسطے سے دُعا مانگنا
- پست آواز میں لجاجت کے ساتھ دُعا مانگنا
- آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا
- شکوہ یا بے صبری کا اظہار نہ کرنا
- دُعا کو ختم کرنے سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنا
- دُعا ختم کرنے کے بعد دوبارہ دُرود شریف پڑھنا
- دُعا کے بعد آمین کہنا
- اور سب سے آخر میں منہ پر ہاتھ پھیرنا

حج

صفحہ نمبر۲۶:

سوچیں اور بتائیں

حج میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور جہاد کی جھلک موجود ہے۔ بتایئے کس طرح؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

کیوں کہ اس میں روز مرّہ کی طرح نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔جس طرح روزے میں حلال کھانا کھانا بھی منع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حج میں بعض دوسری حلال چیزیں سختی کے ساتھ منع کر دی جاتی ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں جس طرح مال خرچ کیا جاتا ہے اسی طرح حج پر جانے کے لیے مالی قربانی بھی دی جاتی ہے اور جہاد کی طرح اس عبادت میں بھی گھر بار اور اہل خانہ کو چھوڑ کر سفر پر نکلنا پڑتا ہے۔ اس طرح حج میں تمام فرض عبادات کی جھلکیاں موجود ہیں۔

صفحہ نمبر۳۰:

سرگرمی

مندرجہ ذیل مقامات کا مختصر تعارف لکھیے۔

حطیم۔ مقامِ ابراہیم۔ میزابِ رحمت۔ مُلتزم۔ باب السّلام۔ تنعیم

حل:

حطیم:

خانۂ کعبہ کے گرد نصف گول دیوار ہے۔ اس کی اندرونی جگہ کو حطیم کہتے ہیں۔ یہ حصّہ خانۂ کعبہ میں شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں تعمیر کے وقت کسی وجہ سے یہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی تھی اس لیے اس میں نماز ادا کرنا کعبہ میں نماز ادا کرنے کی طرح ہے۔

مقامِ ابراہیم:

کعبہ کے دروازے سے کچھ فاصلے پر ایک شیشے کا خانہ ہے جس میں ایک پتّھر ہے اس پر حضرت ابراہیمؑ کے پیروں کے نشان ہیں۔اسی پتّھر پر کھڑے ہو کر اُنھوں نے کعبہ کی تعمیر فرمائی تھی۔اس جگہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

میزابِ رحمت:

کعبہ کا پرنالہ میزابِ رحمت کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

ملتزم:

کعبہ کا وہ حصّہ جو حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ہے ملتزم کہلاتا ہے۔ اس مقام پر دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

باب السّلام:

مسجدِ حرام کا وہ دروازہ جس سے اوّل مرتبہ داخل ہونا افضل ہے۔

تنعیم:

وہ جگہ جہاں سے مکّہ مکرمہ کے قیام کے دوران عمرے کے لیے احرام باندھتے ہیں۔ یہ جگہ حرم سے باہر ہے۔ یہاں مسجد عائشہ سے احرام باندھتے ہیں۔

مشق

سوال ۱: حج سے کیا مراد ہے؟ اس کے معنی، قرآنی آیت کا ترجمہ بمعہ حوالہ اور فرائض تحریر کیجیے۔

جواب: حج کے لغوی معنی ''قصد کرنا یا ارادہ کرنا'' ہیں۔ حج سے مراد خانۂ کعبہ کے گرد طواف اور مکّہ کے مختلف مقدّس مقامات پر حاضر ہوکر مقرّرہ ارکان ادا کرنا ہے۔ اسلامی عبادات میں حج پانچواں رکن ہے جو ہر بالغ، صحت مند اور صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ قرآن پاک میں ہے؛

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس کے گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔''

(سورۂ آل عمران: ۹۷)

حج کے تین فرائض ہیں۔

۱۔ احرام باندھنا۔

۲۔ عرفات میں حاضری دینا۔

۳۔ طواف کرنا۔

سوال ۲: حج کے پہلے اور دوسرے دن کی تفصیل تحریر کیجیے۔

جواب: حج کا پہلا دن ۸ ذی الحج، منیٰ کو روانگی:

صبح فجر کی نماز ادا کر کے حجاج منیٰ روانہ ہوتے ہیں اور ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں منیٰ میں ہی ادا کرتے ہیں۔

حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحج ، میدان عرفات کو روانگی:

منیٰ میں نماز فجر ادا کر کے حجّاج میدان عرفات پہنچتے ہیں۔ یہ حج کا دوسرا فرض ہے ۔اس جگہ ٹھہرنے کو ''وقوف عرفہ'' کہتے ہیں۔ یہاں پر حجّاج ظہر و عصر کی نمازیں اکٹھی قصر کر کے ادا کرتے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔میدان عرفات میں کھڑے ہوکر مسلمان روتے ہوئے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ یہ وقت اور مقام دعاؤں، مناجاتوں اور توبہ کی قبولیت کا ہے اور ایسا مبارک وقت سال بھر نہیں ملتا۔ اس لیے جو بھی دعا مانگی جائے ، دل سے مانگی جائے۔غروب آفتاب کے وقت حجاج مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

مزدلفہ میں قیام:

یہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی قصر کر کے پڑھتے اور رات تک قیام کرتے ہیں۔ یہ رات نہایت افضل ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ رات بھر جاگ کر عبادت کی جائے کیونکہ اس رات دل سے نکلی ہوئی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میدان عرفات میں امت کے لیے جو دعا قبول ہونے سے رہ گئی تھی وہ اس رات میں قبول ہوگی۔ مزدلفہ کے میدان کی آخری حد پر ایک پہاڑ ہے جسے ''مشعر حرام'' کہتے ہیں۔ یہیں اس جگہ پر ''مسجد مشعر حرام'' ہے۔ اس مقام پر عبادت کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس آیت قرآن سے ہوتا ہے؛

''جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کا ذکر کرو جس طرح اُس نے تمھیں بتایا اور تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے۔'' (سورۂ بقرہ : ۱۹۸)

سوال ۳: حج کے تیسرے دن حجّاج کو کون کون سے واجب ادا کرنے ہوتے ہیں؟

جواب: حج کا تیسرا دن ۱۰ ذی الحج، واجب ارکان ادا کرنا:

یہ بہت مصروف دن ہوتا ہے کیونکہ حجاج کو مندرجہ ذیل واجب ادا کرنے ہوتے ہیں۔

پہلا واجب وقوف مزدلفہ کرنا:

مزدلفہ میں فجر کی نماز ادا کر کے چند منٹ کا وقوف کر کے حجاج استغفار کرتے ہیں۔ سورج نکلنے سے چند منٹ پہلے وقوف کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

دوسرا واجب رمی کرنا:

۱۰ ذی الحج کو سورج طلوع ہوتے ہی حجّاج دوبارہ منیٰ پہنچ کر رمی کرتے ہیں۔ رمی سے مراد شیطان کو کنکریاں مارنا ہے۔منیٰ کے میدان میں پتّھر کے تین ستون کھڑے ہیں انہیں ''جمرات'' کہتے ہیں ۔ ان جمرات کو'' جمرہ عقبہ''، ''جمرہ وسطیٰ'' اور''جمرہ اولیٰ'' کہتے ہیں۔جب حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربان کرنے کے لیے منیٰ کی طرف لے کر چلے تو شیطان نے انسانی شکل میں حضرت ابراہیمؑ کو بار بار بہکانے کی کوشش کی۔ آپؑ سمجھ گئے اور اللہ کے حکم سے کنکریاں مار کر اُسے بھگادیا۔ اس واقعہ کی یاد میں حجّاج ان تینوں جمروں پر کنکریاں مارتے ہیں لیکن ۱۰ ذی الحج کو صرف جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرنی ہوتی ہے۔

تیسرا واجب قربانی کرنا:

رمی سے فارغ ہوکر حجّاج منیٰ میں قربانی کرتے ہیں۔ یہ سنّت ابراہیمی ہے جو حضرت ابراہیمؑ کی عظیم قربانی کی یاد میں کی جاتی ہے۔قربانی کرنا دراصل اپنے آپ سے عہد ہے کہ ہماری جان اللہ کی امانت ہے وہ جب طلب کرے گا ہم بے جھجک اُسے پیش کردیں گے۔قربانی کے بارے میں قرآن پاک میں ہے؛

''نہ ان کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون مگر اسے تمہارا ''تقویٰ'' پہنچتا ہے۔'' (سورۂ حج:۳۷)

سوال۴: پہلے طواف اور الوداعی طواف کے بارے میں لکھیے۔

جواب: **طواف کرنا:**

حج کا تیسرا فرض طواف کرنا ہے۔ خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانے کو''طواف'' کہتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحج کو ہی قربانی کرکے اور سر منڈوانے کے بعد طواف کیا جاتا ہے ۔حجّاج طواف کرتے ہوئے اپنی مغفرت کی دعائیں مانگتے ہیں۔طواف کی ابتداء کالے رنگ کے ایک پتّھر''حجر اسود'' سے ہوتی ہے جو خانہ کعبہ کی دیوار کے ایک کونے میں لگا ہوا ہے۔ یہ جنّت کا پتّھر ہے۔طواف کے شروع اورختم کرنے کے لیے یہ نشانی کا کام دیتا ہے۔

الوداعی طواف:

یہ حج کا آخری واجب ہے۔ اس آخری طواف کے موقع پر اپنے لیے ہرطرح کی دعا مثلاً صحت، مغفرت، حج اور کاروبار میں برکت، ایمان پر خاتمہ وغیرہ کی دعائیں مانگنی چاہیے۔ اس کے علاوہ دوستوں اور رشتہ داروں کے لیے بھی دعا ضرور مانگنی چاہیے۔

سوال ۵: حج کی شرائط اور فوائد کیا ہیں؟

جواب: حج کی شرائط:

حج کی کچھ شرائط ہیں جن پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ عمل نہ کرنے کی صورت میں حج قبول نہیں ہوگا۔

۱۔ صرف حلال رقم سے حج کیا جائے۔

۲۔ حج ادا کرنے کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی ہونی چاہیے۔ لوگوں پر رعب جمانے یا دکھاوے کی نیت سے اگر حج کیا گیا تو وہ عبادت نہیں بلکہ وقت اور پیسے کا زیاں ہے۔

۳۔ اگر قرضہ ہو یا اولاد شادی کے لائق ہو تو پہلے ان معاملات کو حل کیا جائے پھر حج کیا جائے۔

۴۔ حج پر جانے سے پہلے گھر والوں کے لیے اتنا سامان ہو کہ وہ کسی پریشانی میں مبتلا نہ ہوں۔

حج کے فوائد:

حج ایک اہم اور جامع عبادت ہے۔ مناسک حج پر غور کیا جائے تو اس کے فوائد نظر آتے ہیں۔

۱۔ مختلف رنگ و نسل زبان و قومیت کے لوگ جب ایک سے لباس میں ایک ہی طریقے سے حج کے ارکان ادا کرتے ہیں تو زبان و نسل کا فرق مٹ جاتا ہے اور سب لوگ اُمت مسلمہ کے فرد بن جاتے ہیں۔

۲۔ حج مساوات کا عملی نمونہ ہے۔ امیر، غریب، گورا، کالا اللہ کے اس گھر میں سب برابر ہو جاتے ہیں۔

۳۔ حج کے ذریعہ اسلامی بھائی چارہ اور دوستانہ تعلقات قائم ہوتے ہیں۔

۴۔ خلوص نیت سے حج کرنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۵۔ حج کے دنوں میں تجارت کی جاسکتی ہے۔ اس طرح مسلمان ایک دوسرے کے تجارتی طریقوں سے واقف ہوتے ہیں اور تجارت کو فروغ ملتا ہے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ میدان عرفان درحقیقت ....میدان حشر........ کی یاد دلاتا ہے۔

۲۔ حج کا تیسرا فرض ....طواف کرنا........ ہے۔

۳۔ حجّاج طواف کرتے ہوئے اپنی مغفرت کی دُعائیں مانگتے ہیں۔

۴۔ ....رَمی........ سے فارغ ہو کر حجّاج منیٰ میں قربانی کرتے ہیں۔

۵۔ ....خلوصِ نیت........ سے حج کرنے والے کو پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

جہاد

صفحہ نمبر۳۱:

سوچیں اور بتائیں

بحیثیت طالب علم، آپ کون سا جہاد کر سکتے ہیں؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

ہم جہاد بالعلم، جہاد بالِّسان اور جہاد بالنفس کر سکتے ہیں۔

صفحہ نمبر۳۴:

سرگرمی

جہاد سے متعلق مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا حوالہ دیکھتے ہوئے ترجمہ کیجیے۔
سورۂ نساء: آیت نمبر ۷۵ اور ۷۶

حل:

سورۂ نساء: آیت نمبر ۷۵ کا ترجمہ

’’بھلا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان ناتواں مردوں، عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کے چھٹکارے کے لیے جہاد نہ کرو؟ جو یوں دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور ہمارے لیے خود اپنے پاس سے حمایتی مقرر کردے اور ہمارے لیے خاص اپنے پاس سے مددگار بنا۔‘‘

سورۂ نساء: آیت نمبر ۷۶ کا ترجمہ

’’جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اللہ کے سوا اوروں کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو! یقین مانو کہ شیطانی حیلہ (بالکل بودا اور) سخت کمزور ہے۔‘‘

مشق

سوال ۱: جہاد کی تعریف کیجیے۔

جواب: جہاد کی تعریف:

لفظ جہاد ''جہد'' سے نکلا ہے، لغت میں اس کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔ اسلام کی رُو سے جہاد کا مفہوم ہے ''حق کی بلندی اور حفاظت کے لیے ہر قسم کی قربانی اور کوشش کرنا، جسمانی، مالی اور دماغی قوّت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، حق کے مخالفوں اور دشمنوں کی چالوں کو ناکام بنانا اور اگر اس کے لیے اُن سے جنگ کرنی پڑے تو گریز نہ کرنا۔''

سوال ۲: قرآن و حدیث کی روشنی میں جہاد کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: قرآن و حدیث کی روشنی میں جہاد کی اہمیت:

جہاد کی اہمیت کا اندازہ اس آیت سے ہوتا ہے کہ؛

''اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلاؤ۔'' (سورۂ انفال : ۶۵)

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور تم ان کافروں سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ و فساد باقی نہ رہے اور دین مکمل طور پر اللہ کے لیے ہوجائے۔'' (سورۂ انفال : ۳۹)

اسی طرح آپ ﷺ نے جہاد کرنے والوں کو خوشخبری سنائی ہے؛

''جس شخص کے پاؤں جہاد میں غبار آلود ہوجائیں تو ان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوتی۔'' (صحیح بخاری)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛

''اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا'' پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (بخاری و مسلم)

سوال ۳: جہاد کی اقسام کے بارے میں تفصیل سے لکھیے۔

جواب: جہاد کی اقسام:

جہاد کی مختلف اقسام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل اور دین کی اشاعت کے لیے زبان سے، مال سے، علم سے یا ہتھیار سے کوشش کرنا یہ سب جہاد کی مختلف اقسام ہیں۔

۱۔ جہاد بالسّیف:

یہ جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم ہے۔ عربی زبان میں تلوار کو ''سیف'' کہتے ہیں۔ اللہ کے دین کی سربلندی اور حفاظت کی خاطر انسان اپنا گھر بار، چین و آرام چھوڑ کر اپنی جان ہتھیلی پر رکھے اور ہتھیار اٹھا کر جنگ کرے تو اسے ''جہاد بالسیف'' کہتے ہیں۔

۲۔ جہاد بالمال:

مجاہدوں کو سامان جنگ مہیا کرنا یا ان کی مالی مدد کرنا یا ان کی غیر موجودگی میں ان کے گھر والوں کی کفالت کرنا ''جہاد بالمال'' کہلاتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی غازی کو جہاد کے لیے تیار کیا تو اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے اُس کے گھر والوں سے بھلائی کی تو اُس نے بھی جہاد کیا۔'' (بخاری و مسلم)

۳۔ جہاد بالعلم:

علم کے ذریعے جہالت کی تاریکی کو دور کرنا اور اسلام کی تبلیغ کرنا ''جہاد بالعلم'' ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

''اپنے رب کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے۔'' (سورۂ نحل: ۱۲۵)

۴۔ جہاد بِالّسان:

یعنی زبان کے ذریعے جہاد کرنا۔ ایک مسلمان کو ہمیشہ سچی بات کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو شخص سچ بات کے موقع پر خاموشی اختیار کرے وہ درحقیقت شیطان کا ساتھی ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے؛

''ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔'' (ترمذی)

۵۔ جہاد بالنّفس:

علماء کرام نے اسے ''جہاد اکبر'' کہا ہے کیونکہ انسانی نفس کو سیدھے راستے پر چلانا اتنا آسان نہیں۔ اس کے لیے نفس سے باقاعدہ جنگ کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ انسان کا نفس ہی ہے جو دنیاوی آسائشوں اور بے جا خواہشات کو پورا کرنے کے لیے انسان کو غلط راہ دکھاتا اور اسے بہکا کر اپنا غلام بنا لیتا ہے۔ جب ایک بار انسان اپنے نفس کا غلام بن جاتا ہے تو پھر وہ برائی کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔ اس لیے اپنی نفسانی خواہشات کو روک لینا اور برائی کی طرف مائل ہونے سے خود کو بچانا ''جہاد بالنّفس'' ہے۔

سوال۴: جہاد کے اُصول اور مقاصد کیا ہیں؟

جواب: جہاد کے اُصول:

آپ ﷺ نے جہاد کے کچھ اُصول متعین کیے جن کا جہاد کے موقع پر خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

یہ اُصول مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ بچّوں، بوڑھوں، عورتوں اور جانوروں کو قتل نہ کیا جائے۔

۲۔ دشمن کے مکانات اور فصلیں نہ جلائی جائیں۔

۳۔ پھل دار درخت نہ کاٹے جائیں۔

۴۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی کسی کافر کو امان دے تو اُس پر کوئی اعتراض نہ کیا جائے۔

جہاد کے مقاصد:

جن مقاصد کے لیے جہاد کیا جائے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

دفاع:

جب دشمن حملہ کردے تو دین اور ریاست کے تحفظ کے لیے ہتھیار اٹھایا جائے۔

فتنے کا خاتمہ:

جب انسانوں پر ظلم کیا جائے، اللہ کی عبادت کرنے سے روکا جائے اور انسانوں کے بنائے غلط قوانین پر عمل کرنے کے لیے مجبور کیا جائے تو شر اور فتنے کا مقابلہ کرنے کے لیے جہاد کیا جائے۔

قیام امن:

سرکشوں، باغیوں اور شرپسندوں کو مسلم معاشرے کا امن تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر کہیں لوگوں کی جان و مال عزّت و آبرو سرکشوں کے ہاتھوں غیر محفوظ ہوں تو قیام امن کی خاطر جہاد کیا جائے۔

شرعی قوانین اور اُس کے ذرائع

صفحہ نمبر ۳۸:

سوچیں اور بتائیں

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں کن قوانین پر عمل کرنا چاہیے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں شرعی قوانین پر عمل کرنا چاہیے۔

سرگرمی

مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

باطل۔ بہترین۔ تازہ۔ مختلف۔ خوبی۔ خاص۔ سیرت۔ اہل۔ منتخب کرنا۔ حرام۔

حل:

الفاظ	متضاد
باطل	حق
بہترین	بدترین
تازہ	باسی
مختلف	یکساں
خوبی	خامی
خاص	عام
سیرت	صورت
اہل	نااہل
منتخب کرنا	رد کرنا
حرام	حلال

مشق

سوال ۱: شریعت یا شرعی قوانین کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسلام کے مطابق زندگی گزارنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے کے لیے کچھ خاص اصول اور قوانین ہیں جنہیں ''شریعت یا شرعی قوانین'' کہتے ہیں۔

سوال ۲: شرعی قوانین کے کتنے ذرائع ہیں نیز ہر ایک کا مختصر تعارف تحریر کیجیے۔

جواب: شرعی قوانین کے مختلف ذرائع ہیں جو درج ذیل ہیں ۔

۱۔قرآن کریم ۲۔سنّت ۳۔اجماع ۴۔قیاس ۵ اجتہاد

قرآن کریم:

قرآن پاک اسلامی شریعت کا سب سے پہلا اور اہم ذریعہ ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام انسانوں کے لیے رہنمائی اور ہدایت کا پیغام دیا ہے۔اس مقدس کتاب میں ہر شعبہ سے متعلق وہ تمام باتیں بتائی گئی ہیں جن کی حدود میں رہ کر انسان بہترین زندگی گزار سکتا ہے۔

سنّت:

سنّت کے لفظی معنی ''طریقہ یا راستہ'' کے ہیں۔شریعت کی اصطلاح میں سنّت سے مراد نبی کریم ﷺ کا وہ طریقہ ہے جس پر آپ ﷺ نے بار بار عمل کیا اور اس پر قائم رہے۔قرآن کے بعد سنّت اسلامی شریعت کا دوسرا ذریعہ ہے جو بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ قرآن پاک میں جو احکامات درج ہیں اُن کی مکمل تفصیل اور ادائیگی کا طریقہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے ہی بتایا مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ وہ فرائض ہیں جن کی فرضیت اور ادائیگی کا حکم قرآن میں بار بار دیا گیا لیکن ان کو کس طرح ادا کیا جائے ، یہ سب آپ ﷺ نے عملی طور پر کر کے دکھایا۔سنّت کے ساتھ حدیث بھی شامل ہے۔

اجماع:

کسی شرعی حکم پر تمام علماء کے متفق ہونے کو ''اجماع'' کہتے ہیں۔مثلاً سورۂ توبہ میں فرمایا گیا ہے؛

''زکوٰۃ صرف فقیروں اور مسکینوں اور زکوٰۃ وصول کرنے والے ملازمین اور جن کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے فرض ہے۔'' (سورۂ توبہ: ۶۰)

اس آیت میں لفظ ''رقاب'' آیا ہے جس کے لفظی معنی ''آزاد کرانے'' کے ہیں۔تمام مفسرین اور علماء اس بات پر متّفق ہیں کہ رقاب سے مراد دو قسم کے لوگ ہیں۔ایک وہ مسلم یا غیر مسلم غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو اُسے

آزاد کرانے کے لیے زکوٰۃ استعمال کی جائے یا کسی ملک کے مسلم یا غیر مسلم شہری دشمن کے قیدی بنا لیے جائیں تو اُن کی رہائی کے لیے زکوٰۃ کی رقم بطور فدیہ دی جائے۔

قیاس:

قیاس سے مراد کسی ایسے مسئلہ کا حل معلوم کرنا ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود نہ ہو بلکہ علماء قیاس کر کے اجماع کریں۔ مثلاً قرآن میں شراب کے بارے میں حکم ہے ؛

''شراب ، جوا اور پانسے سب شیطان کے گندے کام ہیں، سو ان سے بچتے رہو تا کہ تم بھلائی پاؤ۔'' (سورۂ مائدہ: ۹۰)

اب اس حکم میں شراب کو واضح طور حرام قرار دیا ہے مگر دوسری منشیات کے بارے میں حکم نہیں ہے۔ اس پر فقہاء نے قیاس کیا کہ شراب چونکہ نشے کی وجہ سے حرام ہے اور یہی کیفیت دوسری منشیات کے استعمال سے بھی پیدا ہوتی ہے لہٰذا قیاس سے ثابت ہوا کہ شراب کی طرح ہر نشہ آور چیز بھی حرام ہے۔

اجتہاد:

کسی شرعی حکم کے حل کے لیے فقیہ کا اپنی ذہنی صلاحیت استعمال کرنا ''اجتہاد'' کہلاتا ہے۔ اجتہاد کے لغوی معنی ہیں ''پوری پوری کوشش استعمال کرنا۔'' یہ پانچواں ذریعہ ہے۔ اگر کوئی ایسا مسئلہ جس کے بارے میں قرآن و سنّت سے کوئی واضح رہنمائی نہ مل سکے تو پھر اجتہاد کیا جاتا ہے۔ یہ بہت اہم اور مشکل کام ہے۔ اس کے لیے شریعت کا گہرا علم ہونا ضروری ہے۔

سوال۳: حدیث کے کیا معنی ہیں؟ اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: حدیث کے لغوی معنی ''بات یا خبر'' کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں حدیث سے مراد نبی ﷺ کا کوئی قول ،فعل یا تقریر ہے ۔اس کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ حدیث قولی: وہ باتیں جو آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر کہیں۔

۲۔ حدیث فعلی: وہ کام جو آپ ﷺ نے کر کے دکھائے۔

۳۔ حدیث تقریری: وہ باتیں یا کام جو دوسروں نے کیے اور اُنہیں آپ ﷺ نے پسند فرمایا یا خاموش رہے۔

سوال۴: اجماع اور اجتہاد میں کیا فرق ہے؟

جواب: اجماع اور اجتہاد میں فرق یہ ہے کہ اجماع بہت سے فقہاء کی متفقہ رائے ہوتی ہے جبکہ اجتہاد ایک شخص کی رائے ہوتی ہے۔

سوال ۵: مجتہد کسے کہتے ہیں؟ مجتہد کی اہلیت کے لیے کیا شرائط ہیں؟

جواب: وہ فقیہ جو اجتہاد کی اہلیت رکھتا ہو اُسے ''مجتہد'' کہتے ہیں۔ اجتہاد کا اہل وہی شخص ہوسکتا ہے جو ان تین شرائط پر پورا اُترتا ہو یعنی

۱۔ وہ قرآن وسنّت پر عبور رکھتا ہو۔

۲۔ پیش آنے والے حالات کی تہہ تک پہنچنے والا اور اُنہیں سمجھنے والا ہو۔

۳۔ اخلاق وسیرت کے اعتبار سے قابل اعتماد ہو تاکہ لوگ اپنے دینی معاملات میں اس پر اعتبار کرسکیں۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ قرآن پاک ......اسلامی شریعت...... کا سب سے پہلا اور اہم ذریعہ ہے۔

۲۔ سنّت کے لفظی معنی ......طریقہ...... یا راستہ کے ہیں۔

۳۔ ......رقاب...... کے لفظی معنی آزاد کرانے کے ہیں۔

۴۔ وہ ......فقیہ...... جو اجتہاد کی اہلیت رکھتا ہو اُسے مجتہد کہتے ہیں۔

حقوقُ العباد

صفحہ نمبر ۴۲:

سوچیں اور بتائیں

اگر آپ کا غیر مسلم پڑوسی آپ سے عام استعمال کی چیز مانگے تو آپ کیا کریں گے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

ہم دے دیں گے۔

صفحہ نمبر ۴۳:

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

تکمیل۔ ممانعت۔ قرب۔ کفالت۔ زائد۔ متعین۔ جبراً۔ نگہبان۔ خیر خواہی

حل: (معانی لکھے جا رہے ہیں لیکن جملے بچّوں کو خود بنانے کو دیئے جائیں)

الفاظ	معانی
تکمیل	پورا کرنا۔انجام دینا۔تمام کرنا
ممانعت	منع کیا گیا
قرب	پاس۔نزدیکی۔مرتبہ
کفالت	کسی کی ذمّہ داری اُٹھانا
زائد	زیادہ۔فالتو۔بچا ہوا
متعین	تعین کیا گیا۔کسی کام پر لگایا ہوا
جبراً	زبردستی۔مجبور کرکے۔ بزور
نگہبان	حفاظت کرنے والا۔محافظ
خیر خواہی	بھلائی چاہنا۔بہتری چاہنا

مشق

سوال ۱: یتیم کے کیا حقوق ہیں؟ کسی ایک حدیث نبوی ﷺ کے ساتھ تحریر کیجیے۔

جواب: یتیموں کے حقوق:

وہ بچے جن کے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہوجائے تو انہیں یتیم کہتے ہیں۔ان بچّوں کا بہت خیال رکھنا چاہیے کیونکہ ماں باپ کی غیر موجودگی سے یہ بچّے احساس محرومی اور بے اعتمادی کا شکار ہوجاتے ہیں۔اسلام سے قبل یتیموں کے قریبی رشتہ دار ان کے مال و دولت پر قبضہ کرکے انہیں ان کے حق سے محروم کر دیا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے اس کی سختی سے ممانعت کی اور یتیم کے مال پر قبضہ کرنے کو گناہ قرار دیا اور حکم دیا کہ جب وہ بڑے ہوجائیں تو ان کی جائیداد اور دولت ان کے حوالے کردو۔یتیم بچوں کے قریبی رشتہ داروں پر فرض ہے کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں،ان کی دیکھ بھال ونگہداشت کریں اور ان کی تربیت وتعلیم کا بندوبست کیا جائے تاکہ وہ اچھے انسان بنیں اور اگر یتیم لڑکی ہو تو اس کی اچھی جگہ شادی کی جائے۔یتیم کی کفالت کرنے والے کو آپ ﷺ نے جنت میں اپنا قرب نصیب ہونے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا؛

’’میں اور یتیم کا سرپرست جنّت میں اس طرح ہوں گے۔‘‘ یہ کہہ کہ آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاکر اشارہ کیا۔‘‘ (ابن ماجہ)

سوال ۲: بیوہ عورتوں کے لیے قرآن پاک میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی عورت کا شوہر مرجائے تو یہ اس کے لیے انتہائی تکلیف دہ وقت ہوتا ہے کیونکہ زندگی گزارنے کے لیے اسے اکیلے دشواریوں اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اسلام ایسی بیوہ خواتین کی مدد کرنے اور بہترین سلوک روا رکھنے کا حکم دیتا ہے لیکن بیوہ خواتین کو ان کی مرضی کے مطابق دوسری شادی کا حق دیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ؛

’’تم میں سے جو لوگ فوت ہوجاتے ہیں اور بیویوں کو چھوڑ جاتے ہیں اُنہیں چاہیے کہ اپنی بیویوں کے لیے وصیت کر جائیں کہ اُنہیں ایک سال تک خرچ دیا جائے اُنہیں گھر سے نہ نکالا جائے۔ ہاں اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ جو وہ اپنے لیے اچھائی سے کریں اور اللہ بہت زبردست حکمت والا ہے۔‘‘ (سورۂ بقرہ:۲۴۰)

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر شخص مرنے سے پہلے بیوی کے لیے وصیت کر دے کہ اُس کے مرنے کے بعد ایک سال تک اس کا خرچہ اور گھر میں رہنے کی سہولت دی جائے یہ نہ ہو کہ شوہر کے وارث یا رشتہ دار بیوی کو اس کے جائز حق سے محروم کر کے گھر سے نکال دیں۔ اگر وہ دوسری شادی کر کے گھر بسانا چاہے تو اس کی بھی پوری اجازت ہے۔

سوال ۳: غیر مسلموں کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: غیر مسلم شہریوں کے حقوق:

اسلام نے صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ غیر مسلم لوگوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

''جو مسلمان کسی غیر مسلم شہری پر ظلم کرے گا یا اس کی حق تلفی کرے گا یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ (جزیہ وغیرہ) ڈالے گا یا اس کی کوئی چیز جبراً لے گا تو میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اُس مسلمان کے خلاف دائر ہونے والے مقدمہ میں اس غیر مسلم شہری کا وکیل بن کر کھڑا ہوں گا۔''

سوال ۴: مسافر کے حقوق کس طرح ادا کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: مسافر کے حقوق:

مسافر کا حق یہ ہے کہ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اس کے لیے دعائے خیر کی جائے تاکہ وہ خیر و عافیت کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچے اور خیریت کے ساتھ واپس لوٹے۔ اگر خدانخواستہ مسافر کسی مشکل میں پڑ جائے یا سفر کی رقم ختم ہو جائے تو اس صورت میں اس کی مدد کی جائے۔ زکوٰۃ کی رقم سے مسافر کی مدد کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ مصارف زکوٰۃ میں مسافر یعنی ابن السبیل پر رقم خرچ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جب ہم سفر میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنی سواری اُس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد کھانا ہو تو اسے ان لوگوں کو دے دینا چاہیے جن کے پاس کھانا نہیں ہے۔''

سوال ۵: رعایا کے کیا حقوق ہیں؟ حاکم کی ذمہ داری کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؛

جواب: ایک حاکم پر اپنی رعایا کے جو حقوق ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- اُنہیں بنیادی سہولیات مثلاً خوراک، تعلیم، صحت، لباس اور رہائش بآسانی فراہم کرنا۔
- اُنہیں اُن کے علاقے میں روزگار دینا۔
- اُن کی عزّت، جان اور مال کو تحفظ دینا۔
- بچّوں، بزرگوں اور بے روزگار افراد کا وظیفہ مقرّر کرنا۔
- کسی بھی معاملے میں اُنہیں پورا انصاف دینا۔

لوگوں کے حقوق کی ذمہ داری کتنی اہمیت رکھتی ہے، اس کا اندازہ آپ ﷺ کے اس فرمان سے ہوتا ہے؛
''جس کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے چند افراد کا نگہبان بنایا پھر اُس نے اُن لوگوں کی اچھی طرح خیر خواہی نہ کی تو وہ شخص جنّت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔'' (صحیح بخاری)

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ سب سے بہتر ......گھر...... وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ اچّھا سلوک کیا جائے۔

۲۔ سب سے بدتر ......گھر...... وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے۔

۳۔ ......یتیم...... کا مال کھانے والے جب قبروں سے اُٹھائے جائیں گے تو ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔

۴۔ ......زکوٰۃ...... کی رقم سے مسافر کی مدد کی جاسکتی ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگایئے۔

۱۔ ابن السبیل پر رقم خرچ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ✓

۲۔ اللہ تعالیٰ نے دورانِ سفر نماز کو قصر کر دیا۔ ✓

۳۔ اسلام سے قبل بیوہ عورت کی بہت عزت کی جاتی تھی۔ ✗

۴۔ غیر مسلم اگر مفلس ہو جائے تو بیت المال سے اُس کی کفالت نہیں کی جاسکتی۔ ✗

منافقت

صفحہ نمبر ۴۴:

سوچیں اور بتائیں

کیا منافقت کا رویّہ اپنا کر دوستی قائم رکھی جاسکتی ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: جی نہیں۔

صفحہ نمبر ۴۷:

سرگرمی

سورۂ توبہ اور سورۂ منافقون کی تفسیر کا مطالعہ کر کے منافق کے کردار کو نکات کی صورت میں لکھیے۔

حل:

منافق کا کردار

۱۔ کاہلی سے نماز ادا کرنا اور اللہ کی راہ میں بے دلی سے خرچ کرنا۔

۲۔ آیاتِ الٰہی کا مذاق اُڑانا۔

۳۔ نبی ﷺ کو ایذا دینا۔

۴۔ نبی ﷺ کو محض خوش کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھانا۔

۵۔ نبی ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنا اور بعد میں مُکر جانا۔

۶۔ بُری باتوں کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا۔

۷۔ اللہ سے عہد کرنا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو صدقہ و خیرات دیں گے لیکن جب اللہ انہیں نواز دے تو بخیلی کرنا۔

۸۔ صدقہ و خیرات دینے والے مسلمانوں کا مذاق اُڑانا۔

۹۔ جہاد میں شریک ہونے سے بچنا۔

۱۰۔ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنا۔

مشق

سوال ۱: منافقت سے کیا مراد ہے نیز نفاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: منافقت سے مراد ہے ''دل میں کچھ اور زبان پر کچھ اور ہونا۔'' منافقت کرنے والے کو ''منافق'' کہتے ہیں۔ منافق کی بات اور عمل میں فرق ہوتا ہے۔ اسلام کی اصطلاح میں منافق سے مراد وہ شخص ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک نہ ہو۔ بظاہر خود کو مسلمان کہتا ہو مگر اس کے دل میں کفر ہو۔اس کیفیت کو ''نفاق'' کہتے ہیں۔

سوال ۲: حدیث نبوی ﷺ کے مطابق منافق کی کیا نشانیاں ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے منافق کی چار نشانیاں بیان کیں ہیں۔

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

۲۔ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔

۳۔ امانت میں خیانت کرے۔

۴۔ اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔

سوال ۳: تعلقات، کاروبار اور عبادات میں منافقت کیسے ہوتی ہے؟ مختصر لکھیے۔

جواب: **تعلقات میں منافقت:**

ایک انسان کو اپنی معمول کی زندگی میں مختلف لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ان میں رشتہ دار اور پرائے سب ہوتے ہیں اس لیے جس سے بھی تعلق رکھا جائے وہ سچ اور خلوص پر مبنی ہونا چاہیے۔ ذاتی غرض اور فائدہ کی بنا پر تعلقات رکھنا، بناوٹ اور جھوٹ سے کام لے کر اپنوں یا غیروں سے تعلق نبھانا سراسر منافقت ہے۔ اسی طرح دل میں نفرت رکھ کر زبان سے جھوٹی محبّت جتانا، غیبت، حسد اور غلط فہمی کے جذبات دل میں رکھ کر میل ملاپ رکھنا منافقت ہے۔

کاروبار میں منافقت:

کاروبار کرنے کا سب سے پہلا اصول ایمانداری ہے۔ جبکہ مال بیچتے وقت اس کی اصل قیمت سے دوگنا کر کے بیچنا، مال کی خامی چھپا لینا، مال کی جھوٹی خوبیاں بیان کرنا یا غیر معیاری اشیاء بیچنا کاروبار میں منافقت ہے۔ بے ایمان اور ایماندار تاجر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

''قیامت کے دن جھوٹے تاجر بدکار اٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ، نیکی، حسن سلوک اور سچّائی کو برتا ہوگا۔'' (جامع ترمذی)

عبادات میں منافقت:

بعض لوگ پانچ وقت نماز ادا کرتے، پورے روزے رکھتے اور ہر سال حج بھی کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد اللہ کو خوش کرنا نہیں بلکہ دوسروں کے سامنے خود کو نیک اور پرہیزگار ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض صاحب حیثیت افراد خود کو فلاحی رضا کار (سوشل ورکر) ظاہر کرتے ہوئے غریبوں اور بیواؤں میں راشن، کمبل، سلائی مشین یا ادویات وغیرہ تقسیم کرتے ہوئے اخبار میں اپنی تصویریں چھپواتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف شہرت حاصل کرنا ہوتا ہے لیکن دکھاوے کی غرض سے عبادت یا خیرات کرنا درحقیقت عبادات میں منافقت ہے۔

سوال۴: منافقین کے کیا طور طریقے ہوتے ہیں؟

جواب: منافقین کے اطوار:

منافقین کے قول وفعل کا اندازہ اُن کے ان طور طریقوں سے ہوجاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ہمیشہ اپنی خواہشات میں مشغول رہتے ہیں۔

۲۔ اللہ کے احکامات پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

۳۔ اپنی ذاتی غرض کے لیے کفار اور مسلمانوں دونوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔

۴۔ با اثر مسلمانوں کو اپنا بھائی کہتے ہیں اور غریب مسلمانوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔

۵۔ کفّار اسلام پر جو اعتراضات کرتے ہیں، منافقین ان اعتراضات کو کُھلے عام لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ کمزور ایمان والے اسلام کی راہ چھوڑ دیں۔

۶۔ جب انہیں جہاد کا حکم ملے تو ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔

سوال ۵: منافق کو کیا نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں؟

جواب: منافق شخص سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ اپنی منافقت کی وجہ سے وہ ایمان سے خارج ہوجاتا ہے۔ مرنے کے بعد جب قبر میں جائے گا تو قیامت تک عذاب بھگتے گا اور قیامت کے بعد کبھی نہ ختم ہونے والے عذاب سے دوچار ہوگا۔

سخاوت و ایثار

صفحہ نمبر ۴۸:

سوچیں اور بتائیں

سخاوت کرنے سے مال کی محبّت کیسے ختم ہوتی ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: سخاوت کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ اُس کے مال میں برکت دیتا ہے اور اُس کا دل مطمئن رہتا ہے کیونکہ اُس کے مال میں اللہ کا فضل شامل ہوتا ہے اس طرح اُس کے دل سے مال کی محبّت ختم ہوتی ہے۔

صفحہ نمبر ۵۰:

سرگرمی

سخاوت سے متعلق کوئی سے دو صحابہ کرامؓ کے واقعات لکھیے۔

حل:

۱۔ ایک بار مدینہ منورہ میں شدید قحط پڑا یہاں تک کہ تمام کنوئیں خشک ہوگئے اور پانی کے لیے لوگ ترسنے لگے۔ صرف ایک کنواں تھا جو رومہ نامی ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ وہ مہنگے داموں پانی فروخت کرتا۔ لوگ اُس سے پانی لینے پر مجبور تھے۔ حضرت عثمانؓ نے وہ کنواں ۲۰ ہزار دِرہم میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

۲۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ جو کہ مدینہ کے مالدار صحابہ میں سے تھے، انہوں نے جب سورۃ العمران کی یہ آیت سنی کہ

''جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے اور تم جو خرچ کرو اسے اللہ بخوبی جانتا ہے۔'' (سورہ آل عمران: ۹۲)

تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ بیرحا باغ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے میں اسے اللہ کی رضا کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ تو بہت نفع بخش مال ہے، میری رائے یہ ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔''

چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردیا۔

مشق

سوال ۱: سخاوت کسے کہتے ہیں؟اس کی کیا صورتیں ہوسکتی ہیں؟

جواب: اپنی خوشی سے کسی کو اپنی چیز دے دینا سخاوت کہلاتا ہے۔اس کی بہت سی صورتیں ہوسکتی ہیں۔مثلاً کسی کی مالی مدد کرنا،کسی کو ضرورت کا سامان مہیا کرنا،اپنے ہنر یا صلاحیت سے کسی کو فائدہ پہنچانا وغیرہ۔

سوال ۲: سخی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: سخی لوگوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

''اُن لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں،اُس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو اور زور دار بارش اس پر برسے اور وہ اپنا پھل دگنا پیدا کرے اور اگر اس پر بارش نہ بھی برسے تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔'' (سورۂ بقرہ:۲۶۵)

سوال ۳: آپ ﷺ کی سخاوت سے متعلق واقعہ لکھیے۔

جواب: ایک بار آپ ﷺ کے پاس چھ اشرفیاں تھیں۔چار آپ ﷺ نے خرچ کردیں اور دو بچ گئیں۔اُن دونوں اشرفیوں کی وجہ سے آپ ﷺ ساری رات نہ سو سکے۔

اُم المومنین حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ معمولی سی بات ہے،صبح خیرات کردیجیے گا۔آپ ﷺ نے فرمایا اے حمیرا!(حضرت عائشہؓ کا لقب) کیا خبر میں صبح تک زندہ رہوں یا نہیں۔'' (مشکوٰۃ)

سوال ۴: بنونضیر کے مال و جائیداد کی تقسیم کا معاملہ کس طرح حل ہوا؟

جواب: ۴ھ میں جب یہودی قبیلہ بنونضیر مدینہ سے نکالا گیا اور ان کے مال و جائیداد مسلمانوں کے قبضے میں آگئے تو ان کی تقسیم کا معاملہ پیش آیا۔ اس کے لیے آپ ﷺ نے انصار کے سرداروں اور عام انصاریوں کو مشورہ کے لیے بلایا اور فرمایا کہ بنونضیر کے مال و جائیداد ہمیں حاصل ہو چکے ہیں۔ اب ان کو مہاجرین و انصار میں تقسیم کر دیا جائے اور مہاجرین کو اسی طرح آپ کے مکانوں اور جائیدادوں میں محنت مزدوری کے لیے چھوڑ دیا جائے،اس سلسلے میں آپ لوگوں کا کیا مشورہ ہے؟ یہ سن کر دو انصاری سردار حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور دونوں نے ایک ہی بات عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہماری رائے یہ ہے کہ تمام مال و جائیداد ہمارے مہاجرین بھائیوں میں تقسیم کر دیئے جائیں اور اس کے بعد بھی وہ ہمارے ہی گھروں میں رہیں۔ان سرداروں کی رائے پر تمام انصاریوں نے کہا کہ ہم اس فیصلے پر راضی اور خوش ہیں۔آپ ﷺ نے اس عظیم جذبہ کو دیکھ کر بے ساختہ انصاریوں کو بہت سی دعائیں دیں۔

سوال۵: ایثار کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایثار، سخاوت سے بھی بلند درجہ کی خوبی ہے۔سخاوت کا مطلب ہے اپنی ضرورت سے زیادہ چیز کسی کو دینا جبکہ اپنی ضرورت کی چیز کسی کو دے دینا ''ایثار'' ہے۔

سوال۶: دمشق کے موچی نے کیا ایثار کیا؟

جواب: علی بن موفق دمشق کا موچی تھا۔حج کرنے کے لیے تیس سال تک اُس نے لوگوں کے جوتے سی سی کر رقم اکٹھی کی اور حج کا ارادہ کر لیا۔ایک دن اُسے تھوڑے سالن کی ضرورت پڑی تو اُس نے اپنے پڑوسی سے سالن مانگا۔ پڑوسی نے کہا کہ یہ کھانا تمہارے لیے حلال نہیں۔ وجہ پوچھی تو پڑوسی نے کہا کہ ہمارے گھر میں سات دن سے فاقہ ہو رہا تھا۔ آج ہم نے مجبور ہو کر مُردار پکایا ہے اسی لیے تمہیں منع کیا۔ یہ سن کر اُسے بہت دُکھ ہوا کہ میرا پڑوسی بھوکا رہا یہاں تک کہ اُسے مجبور ہو کر مردار پکانا پڑا اور مجھے خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ دیکھ کر اُس نے اُسی وقت حج کے واسطے اکٹھی کردہ رقم اپنے پڑوسی کو دے دی۔

نیکی کا حُکم دینا اور بُرائی سے روکنا

صفحہ نمبر ۵۱:

سوچیں اور بتائیں

''عالم بے عمل'' سے کیا مراد ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: ''عالم بے عمل'' سے مراد ایسا عالم ہے جس نے علم حاصل کیا مگر اُس پر عمل نہ کیا۔ اُس میں خود تو خامیاں ہوں لیکن دوسروں کو خوبیاں اپنانے کی نصیحت کرتا ہو۔

صفحہ نمبر ۵۳:

سرگرمی

دس اچھے اور دس بُرے کاموں کی فہرست تیار کیجیے۔

حل:

اچھّے کام	بُرے کام
۱۔ والدین کی خدمت کرنا	۱۔ لوگوں سے بدزبانی کرنا
۲۔ بڑوں کا ادب کرنا	۲۔ دھوکہ دینا
۳۔ چھوٹوں سے محبّت سے پیش آنا	۳۔ بے ایمانی کرنا
۴۔ دوسروں کی مدد کرنا	۴۔ وعدہ خلافی کرنا
۵۔ صفائی کا خیال رکھنا	۵۔ امانت میں خیانت کرنا
۶۔ پڑوسیوں کا خیال رکھنا	۶۔ دوسروں کو اپنے عمل سے تکلیف پہنچانا
۷۔ فرض عبادات کو دل سے ادا کرنا	۷۔ جھوٹ بولنا
۸۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا	۸۔ غیبت کرنا
۹۔ اُستاد کا احترام کرنا	۹۔ چوری کرنا
۱۰۔ ہر بات میں اللہ کا خوف رکھنا	۱۰۔ تکبّر کرنا

مشق

سوال ۱: نیک کام اور بُرے کام میں کیا فرق ہے؟

جواب: نیک کام وہ ہیں جنہیں انسان کی فطرت اچھا سمجھے اور انہیں انجام دیتے وقت ایک خاص روحانی خوشی محسوس ہو جبکہ بُرے کام وہ ہیں جنہیں انسان کی فطرت بُرا سمجھے اور اس کے بارے میں ناگواری کا احساس ہو یا جسے کرنے سے انسان کا ضمیر اسے ملامت کرے۔

سوال ۲: اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو کس بات کا حکم دیا ہے؟ قرآنی آیت اور حدیث نبوی ﷺ لکھیے۔

جواب: ہم امت مسلمہ کے فرد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو بہترین قوم قرار دیا اور فرمایا ہے؛

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کیونکہ تم نیک باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔'' (سورۂ ال عمران:۱۱۰)

حدیث نبوی ﷺ ہے؛

''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ لازماً نیکی کا حکم دیتے رہو ورنہ عنقریب اللہ تم پر ایسا عذاب بھیجے گا کہ پھر تم دعا بھی مانگو گے تو تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔'' (ترمذی)

سوال ۳: بنی اسرائیل میں کیا خرابی تھی؟ آپ ﷺ کی اس بارے میں کیا حدیث ہے؟

جواب: بنی اسرائیل قوم جسے اللہ تعالیٰ نے بے پناہ عظمتوں اور رحمتوں سے نوازا تھا اپنے غلط اعمال کی وجہ سے ان نعمتوں سے محروم کردی گئی۔ وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ دین میں نت نئی چیزیں ایجاد کرنے کے علاوہ دوسروں کو نیکی کرنے کی ترغیب نہ دیتے تھے اور جب کسی کو بُرائی کرتے دیکھتے تو اُسے روکتے نہ تھے۔ بنی اسرائیل کی اس خرابی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا؛

''سب سے پہلا نقص جو بنی اسرائیل میں داخل ہوا وہ یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو برائی کرتے دیکھتا تو کہتا، اللہ سے ڈر اور یہ بُرائی چھوڑ دے، یہ تیرے لیے صحیح نہیں لیکن پھر دوسرے روز اُسی شخص کے ساتھ کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے میں کوئی شرم محسوس نہ کرتا جبکہ ایمان کا تقاضا یہ تھا کہ اس سے نفرت کرتا اور تعلق ختم کرلیتا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کے درمیان دشمنی ڈال دی اور وہ اللہ کی لعنت کے مستحق قرار پائے۔ اللہ کی قسم! تم مسلمان ضرور لوگوں کو نیکی کا حکم دیا کرو اور بُرائی سے روکا کرو۔ ظالم کا ہاتھ پکڑ لیا کرو ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔'' (ابو داؤد)

سوال۴: دوسروں کو نیکی کرنے اور بُرائی سے بچانے کی تبلیغ کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟مختصر نکات کی صورت میں لکھیے۔

جواب: دوسروں کو نیکی کرنے اور بُرائی سے بچانے کی تبلیغ کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؛

- سب سے ضروری بات یہ ہے کہ انسان جس چیز کا حکم دوسروں کو دے پہلے خود اس پر عمل کرے ورنہ ایسی تبلیغ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔
- دوسری اہم بات یہ ہے کہ لوگوں کو تبلیغ کرتے وقت انداز اور لب ولہجہ میں نرمی اور شائستگی ہو۔
- تیسری اہم بات یہ کہ موقع اور وقت کی مناسبت سے لوگوں کو نصیحت کی جائے۔ یہ نہ ہو کہ ہر وقت کی نصیحت لوگوں کو بیزار کردے۔
- اور سب سے آخری بات یہ کہ نیکی کی ترغیب اور بُرائی سے بچانے کی ابتداء اپنے گھر سے کی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ دوسروں کو تلقین کی جارہی ہو جب کہ اپنے گھر والے ان باتوں سے دور ہوں۔ جب گھر والے اس پر عمل کریں گے تبھی دوسرے لوگ یہ دیکھ کر اس طرف مائل ہوں گے۔

سورۃُ الاحزَاب

صفحہ نمبر ۵۸:

مشق

سوال ۱: سورۂ احزاب کا تعارف لکھیے۔

جواب: تعارف:

سورۂ احزاب مدنی سورۃ ہے۔ اس میں تہتر (۷۳) آیات اور نو (۹) رکوع ہیں۔اس سورۃ کا کچھ حصّہ غزوۂ احزاب سے پہلے اور کچھ حصہ بعد میں نازل ہوا۔احزاب کا مطلب ہے ''بہت سے گروہ۔'' چونکہ اس سورۃ میں غزوۂ احزاب کا ذکر کیا گیا جس میں کفّارِ مکّہ اور یہودی قبائل نے مل کر حملہ کیا تھا اسی وجہ سے اس سورۃ کا نام احزاب رکھا گیا ہے۔

سوال ۲: غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کو کس طرح آزمائش میں ڈالا گیا؟

جواب: غزوۂ احزاب میں مدینہ پر دشمن نے چاروں طرف سے حملہ کر کے مسلمانوں کو محصور کردیا تھا۔دشمن کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ خوفزدہ ہونا فطری بات تھی۔ اس موقع پر مسلمان خوف، فاقوں،قتل ہونے کا ڈر اور محاصرے میں مبتلا کیے گئے ۔یہی وہ وقت تھا جب ان تمام کیفیات سے گزار کر مسلمانوں کی آزمائش کی گئی۔

سوال ۳: غزوۂ احزاب کے بعد اُمہات المومنینؓ نے آپ ﷺ سے کس چیز کا مطالبہ کیا؟

جواب: غزوۂ احزاب میں مالِ غنیمت ملنے کے بعد مسلمانوں کے مالی حالات اچھے ہو گئے تو انصار و مہاجرین کی بیویوں کو دیکھ کر ازواج مطہرات نے آپ ﷺ سے ذاتی خرچہ میں اضافے کا مطالبہ کیا۔

سوال ۴: اُمہات المومنینؓ کے مطالبہ پر آپ ﷺ کا کیا ردعمل تھا؟

جواب: اُمّہات المومنینؓ کے مطالبہ پر آپ ﷺ بہت رنجیدہ ہوئے اور ایک ماہ تک تمام ازواج سے بات چیت بند کردی۔

سوال ۵: اُمہات المومنینؓ کے مطالبہ پر کیا حکم الٰہی آیا اور اُمہات المومنین نے کیا کیا؟

جواب: اُمہات المومنینؓ کے مطالبہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر آپ ﷺ کی بیویاں مال و دولت چاہتی ہیں تو یہ لے کر علیحدہ ہوجائیں اور اگر رسول ﷺ کا ساتھ اور آخرت سنوارنا چاہتیں ہیں تو ان کے لیے بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے۔

آپ ﷺ نے تمام ازواج کو یہ آیت سنائی تو سب نے یہی کہا کہ ہم دنیاوی آسائش کی خاطر آپ ﷺ کو نہیں چھوڑ سکتیں اور آخر وقت تک آپ ﷺ کے ساتھ رہیں گی۔

سوال ۶: مندرجہ ذیل سرخیوں کی مدد سے آیت نمبر ۹ کی تشریح کیجیے نیز ہر سرخی میں تین سے چار سطریں لکھی جائیں۔

جواب:

کفّار اور یہود کا مشترکہ حملہ:

اس غزوۂ میں کفّار مکّہ اور یہودیوں کے تمام قبائل نے (جن کی تعداد دس ہزار تھی) مل کر مدینہ پر حملہ کیا۔ دوسری طرف مدینہ کا یہودی قبیلہ بنو قریظہ جس نے مسلمانوں سے امن کا معاہدہ کر رکھا تھا، اس نے بھی معاہدہ توڑ دیا اور دشمنوں کا ساتھ دیا۔

خندق کی کُھدائی:

مدینہ تین طرف سے محفوظ تھا صرف شمالی رُخ کُھلا تھا جہاں سے دشمنوں کے حملہ کا امکان تھا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں سے رائے مانگی۔ بالآخر حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے پر مسلمانوں نے مدینہ کے باہر خندق کھودیں اور اپنا بچاؤ کیا۔ اس طرح دشمن خندق کی وجہ سے مدینہ میں داخل نہ ہوسکے لیکن باہر سے محاصرہ کر لیا۔

اللہ تعالیٰ کی مدد:

ہر طرف سے دشمن کی یلغار دیکھ کر مسلمان سخت خوفزدہ تھے اور محاصرہ کو ایک مہینہ ہو گیا تھا بالآخر اللہ تعالیٰ نے ایسی تیز آندھی بھیجی کہ دشمنوں کے خیمے اُکھڑ گئے، دیگیں اُلٹ گئیں، جانور رسیاں تڑا کر بھاگ گئے۔ ساتھ ہی فرشتوں کی فوج بھی اُتاری جو مسلمانوں کو تو دکھائی نہ دیئے لیکن اُن فرشتوں نے دشمنوں پر خوف و دہشت طاری کردی اور وہ واپس بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ سورۃ احزاب میں.........۷۳.........آیات اور.........۹.........رکوع ہیں۔

۲۔ اسلام میں.........منہ بولے.........رشتے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۳۔ غزوہ احزاب میں یہودی قبائل کی تعداد.........دس ہزار.........تھی۔

۴۔ یہودی قبیلہ.........بنو قریظہ.........کی بدعہدی پر آپ ﷺ نے اُن کا محاصرہ کر لیا۔

۵۔ بنو قریظہ نے.........پچیسویں.........روز ہتھیار ڈالے۔

احادیثِ نبوی ﷺ

صفحہ نمبر ۶۳:

مشق

سوال ۱: مندرجہ ذیل بالا تمام احادیث کی تشریح وضاحت سے کیجیے نیز ہر حدیث کی تشریح کی ابتداء میں حدیث کی تعریف بیان کی جائے اور تشریح میں اُسی مضمون کی کم از کم دو مزید احادیث اور ایک فرمانِ الٰہی ضرور شامل کریں۔

نوٹ: تمام احادیث کی تشریح بچّوں کو خود کرنے کو دی جائے۔

حضرت یونس علیہ السّلام

صفحہ نمبر ۶۷:

سوچیں اور بتائیں

مچھلی نے حضرت یونسؑ کو کیوں نگلا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

۲۔ کیونکہ مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا تھا۔

سرگرمی

۱۔ کدو ایک سبزی ہے جو کہ بیل کی شکل میں اُگتی ہے۔ آپ مزید ایسی سبزیاں اور پھل جو بیل کی شکل میں اُگتے ہیں، دو کالم چارٹ بنا کر لکھیے۔

حل:

سبزیاں	پھل
لوکی	خربوزہ
ٹُرئی	تربوز
کریلا	انگور
کھیرا	سردا
ککڑی	گرما

سرگرمی

۲۔ دیئے گئے اشاروں کو پڑھ کر وھیل مچھلی کے بارے میں معلومات اکٹھی کر کے نوٹ لکھیے۔ (انٹرنیٹ سے مدد لی جاسکتی ہے)

اوسط عمر۔ غذا۔ جسم کے اعضا۔ سانس لینے کا عمل۔ اقسام۔ استعمال۔

حل:

وھیل مچھلی

اوسط عمر	تقریباً ۱۰۰ سے ۱۵۰ سال
غذا	مختلف مچھلیاں، سمندری جانور اور سمندری پرندے
جسم کے اعضا	بہت وزنی دھڑ، پیٹ، آنکھیں، کان ، پَر، حلق، ناک، دوشاخہ طاقتور دُم، سر اور دماغ۔
سانس لینے کا عمل	سر پر موجود سوراخ سے سانس لینا جسے blow hole کہتے ہیں
اقسام	۴۰ سے زائد
استعمال	اس کا گوشت کھانے میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اس کے تیل سے موم بتّی، صابن، مشینوں کے لیے گریس، ہڈیوں سے گوند، کھاد وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔

مشق

سوال ۱: حضرت یونسؑ کی قوم نے عذاب کی علامتیں دیکھ کر کیا کیا اور اللہ نے اُن کے ساتھ کیا کیا؟

جواب: حضرت یونسؑ کے جانے کے بعد اہل نینوا نے دھواں اور عذاب کی علامتیں دیکھیں تو پریشان اور خوفزدہ ہوگئے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، امیر، غریب سب نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے اور ایک میدان میں جمع ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے روتے اور گڑگڑاتے ہوئے توبہ استغفار کی اور سچے دل سے حضرت یونسؑ کی پیروی کا عہد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی اور عذاب ٹال دیا۔

سوال ۲: حضرت یونسؑ اپنی قوم کو بددعا دے کر کہاں پہنچے اور اُن کے ساتھ کیا ہوا؟

جواب: حضرت یونسؑ اپنی قوم کو بددعا دے کر دریائے فرات کے کنارے پہنچے تو مسافروں سے بھری ہوئی ایک کشتی تیار کھڑی تھی۔ آپؑ اس میں سوار ہوگئے۔ کچھ دیر بعد طوفان آگیا اور کشتی ڈگمگانے لگی۔ اُس وقت لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ جب کوئی غلام اپنے آقا کے حکم کے بغیر فرار ہوکر کشتی میں سوار ہوتا ہے تو کشتی طوفان میں پھنس جاتی ہے۔ کشتی کے ملّاح نے کہا کہ جو بھی غلام فرار ہوکر آیا ہے وہ دریا میں کود جائے ورنہ سب لوگ ڈوب جائیں گے۔ یہ سنتے ہی حضرت یونسؑ نے ملّاح سے کہا ''میں ہی وہ غلام ہوں اور میری وجہ سے کشتی طوفان میں گھری ہے۔'' آپؑ کی نورانی شکل دیکھ کر کسی کو یقین نہ آیا اور طے کیا کہ قرعہ اندازی کی جائے۔ جس کا نام قرعہ میں نکلے گا اُسے دریا میں کودنا پڑے گا۔ تین مرتبہ قرعہ اندازی میں حضرت یونسؑ کا ہی نام نکلا۔ مجبور ہوکر لوگوں نے آپؑ کو کودنے کی اجازت دے دی۔

سوال۳: جب حضرت یونسؑ دریا میں کودے تو کیا ہوا؟

جواب: حضرت یونسؑ جیسے ہی دریا میں کودے ایک بہت بڑی مچھلی اللہ کے حکم سے پانی میں منہ کھولے آپؑ کی منتظر تھی۔ اُس نے فوراً آپؑ کو نگل لیا۔آپؑ نے خود کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ پایا۔ اپنی غلطی کا شدّت سے احساس ہوتے ہی آپؑ بہت نادم ہوئے اور اس تاریکی میں اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا گو ہوئے؛

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

''الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں ہوگیا۔'' (سورۃ انبیاء: ۸۷)

اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرتے ہوئے مچھلی کو حکم دیا کہ وہ حضرت یونسؑ کو اُگل دے۔ چنانچہ مچھلی نے حضرت یونسؑ کو ساحل پر اُگل دیا۔

سوال۴: حضرت یونسؑ کو کس طرح صحت عطا ہوئی؟

جواب: مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے حضرت یونسؑ کا جسم کسی پیدا ہونے والے بچے کی طرح کمزور اور نرم ہوگیا تھا۔ آپؑ نے رہنے کے لیے وہیں بیل دار درخت کے نیچے ایک جھونپڑی بنالی۔ آہستہ آہستہ آپؑ صحت یاب ہوگئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

صفحہ نمبر ۷۱:

سوچیں اور بتائیں

کیا آپ حضرت عیسیٰؑ کے دادا کا نام بتا سکتے ہیں؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو بنا باپ کے پیدا کیا تھا اس لیے اُن کے کوئی دادا نہیں تھے۔

سرگرمی

ا۔ سورہ مائدہ کی آیات ۱۱۲۔۱۱۵ کا ترجمہ پڑھ کر تفسیر کی مدد سے اس سے متعلق واقعہ تحریر کیجیے۔

حل: ایک مرتبہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے عرض کیا کہ کیا آپ کا رب ہمارے لیے آسمان سے ایک دسترخوان نازل کرسکتا ہے؟ یہ سُن کر حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ ایسا سوال مت کرو ممکن ہے کہ یہ تمہاری آزمائش بن جائے کیونکہ کسی قوم کی طرف سے معجزے کی فرمائش کے بعد اُس قوم میں ایمان کی کمزوری عذاب کا سبب بن سکتی ہے۔اس پر حواریوں نے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو مکمل اطمینان اور پختہ یقین ہو جائے کہ آپ سچے ہیں اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہوجائیں گے۔ یہ سُن کر حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما اور ہم سب اس پر خوشی کا اظہار کریں اور تیرا شکر ادا کریں۔تو عطا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا نازل کرنے والا ہوں پھرتم میں سے جو شخص حق کو نہ پہچانے گا تو میں اُس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا میں سے کسی اور کو نہ دوں گا۔

سرگرمی

۲۔ لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

خودسر۔ شیرخوار۔ دنگ رہ جانا۔ سکونت۔ گرویدہ۔ فتنہ۔ بشارت۔
کارندہ۔ نصاریٰ۔ برص۔ جذام۔ شبیہہ۔ کفالت۔ گمان۔

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خودسر	ضدی	کارندہ	کام کرنے والا
شیرخوار	دوودھ پیتا بچّہ	نصاریٰ	نصرانی کی جمع۔عیسائی
دنگ رہ جانا	بہت حیران ہونا	برص	ایک مرض جس میں جسم پر سفید دھبے بن جاتے ہیں
سکونت	رہنے کی جگہ۔مکان	جذام	کوڑھ کی بیماری
گرویدہ	کسی کو بے حد پسند کرنا۔	شبیہہ	شکل۔صورت۔مانند
فتنہ	جھگڑا۔فساد۔نہایت شریر	کفالت	کسی کی ذمہ داری اُٹھانا
بشارت	خوشخبری	گمان	خیال۔اندازہ

صفحہ نمبر۲۷:

مشق

سوال ۱: حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام مریم کیوں رکھا گیا نیز مریم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار شخص تھے جن کا نام عمران تھا۔ان کی بیوی حنّہ بھی بہت نیک خاتون تھیں۔ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔حنّہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں اولاد عطا فرما تاکہ وہ اسے مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لیے وقف کردیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی سے نوازا۔بیٹی دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئیں لیکن افسوس بھی ہوا کہ اپنی منّت پوری نہ کرسکوں گی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں خوشخبری دی کہ ہم نے تمہاری بیٹی کو قبول کیا اوراس کی وجہ سے تمہارا خاندان معزّز اور مبارک قرار پایا۔حنّہ نے بیٹی کا نام مریم رکھا اور اُسے مسجد اقصیٰ کے لیے وقف کردیا۔مریم سریانی زبان میں ''خادمہ'' کو کہتے ہیں۔

سوال۲: فرشتے نے حضرت مریمؑ کو کیا خوشخبری دی؟ خوشخبری سن کر حضرت مریمؑ نے کیا کیا؟

جواب: حضرت مریمؑ سے فرشتے نے کہا ''مریم خوف نہ کیجیے، میں انسان نہیں بلکہ ایک فرشتہ ہوں اور اللہ کی جانب سے آپ کو ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری دینے کے لیے آیا ہوں جس کا نام عیسیٰ اور لقب مسیح ہوگا۔ وہ اللہ کے پسندیدہ بندوں میں سے ہوگا اور ماں کی گود میں لوگوں سے باتیں کرے گا۔'' وہ حیران ہوکر بولیں ''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ میرا تو کسی سے نکاح نہیں ہوا۔'' فرشتے نے کہا ''اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرسکتا ہے، جب وہ کسی کام کو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔'' حضرت مریمؑ انتہائی عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ ان باتوں سے بے حد پریشان ہوکر یروشلم سے نو میل دور ایک ٹیلے پر (موجودہ بیت اللحم) چلی گئیں۔

سوال۳: اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو کیا تسلّی دی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت جبرئیلؑ کے ذریعے تسلّی دیتے ہوئے کہا کہ تم غمگین نہ ہو، اس جگہ پر تمہارے لیے پانی کا چشمہ اور کھجور کا ایک درخت ہے۔ تم آرام سے رہو، کھاؤ پیو اور اپنے بچے کو دیکھ کر مطمئن رہو۔ اگر کوئی شخص تمہیں دیکھ کر تم سے کچھ پوچھنا چاہے تو اس سے اشارے سے کہنا کہ میرا روزہ ہے۔ میں آج کسی سے بات نہیں کرسکتی۔

سوال۴: حضرت عیسیٰؑ کو کس عمر میں نبوّت عطا ہوئی؟ اُن کے معجزات بھی تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت عیسیٰؑ پیدائشی نبی تھے۔ بلکہ ہر نبی پیدا ہوتے وقت بھی نبی ہی ہوتا ہے۔ صرف اعلان نبوّت کے لیے ایک وقت کا تعین کیا جاتا ہے۔ تیس سال کی عمر میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور آپؑ پر آسمانی کتاب ''انجیل'' اُتاری گئی۔ آپؑ کے ماننے والے ''حواری'' کہلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو چند خاص معجزات عطا فرمائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات:

۱۔ اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے۔

۲۔ پیدائشی اندھے کو بینائی عطا کر دیتے۔

۳۔ برص یا جذام کے مریض کو تندرست کر دیتے۔

۴۔ مِٹّی سے پرندے بنا کر اُس پر پھونک مارتے تو وہ اُڑنے لگتا۔

۵۔ یہ بتا دیتے کہ کس نے کیا کھایا، کیا خرچ کیا اور گھر میں کیا محفوظ کیا۔

سوال ۵: حضرت عیسیٰؑ کے خلاف سازش اور بعد کے حالات لکھیے۔

جواب: یہودی علماء آپؑ کے سخت مخالف تھے۔حضرت عیسیٰؑ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر ان لوگوں نے سازش تیار کی اور بادشاہ پلاطیس سے شکایت کی کہ یہ شخص نہ صرف ہمارے لیے بلکہ حکومت کے لیے بھی خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ اگر فوری طور پر اقدام نہ اٹھایا گیا تو نہ ہمارا دین صحیح حالت میں باقی رہے گا اور نہ ملک۔ اس لیے اس فتنے کو فوراً ختم کر دینا چاہیے۔بادشاہ پلاطیس نے حضرت عیسیٰؑ کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیا۔اُس وقت حضرت عیسیٰؑ اپنے حواریوں کے ساتھ ایک مکان میں تبلیغ کر رہے تھے۔سپاہیوں نے اُس مکان کا محاصرہ کر لیا۔اس نازک گھڑی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔بادشاہ کے کارندوں میں سے ایک کارندہ مکان میں داخل ہوا تا کہ حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کر لے لیکن حضرت عیسیٰؑ اُسے نہیں ملے۔جب وہ باہر نکلا تو اللہ کے حکم سے اس شخص کی شکل حضرت عیسیٰؑ جیسی ہوگئی۔لوگ اُسی کو حضرت عیسیٰؑ سمجھے اور اُسے سولی پر چڑھا دیا۔

سوال ۶: حضرت عیسیٰؑ کے قتل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛

’’اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو اُنہوں نے اُسے قتل کیا نہ سُولی چڑھایا بلکہ اُن کے لیے عیسیٰ کی شبیہ بنا دیا گیا تھا۔ یقین جانو کہ عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کرنے والے شک میں ہیں ،اُنہیں اس کا کوئی یقین نہیں سوائے گمان پر عمل کرنے کے اور اُنہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب اُٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔‘‘ (سورۂ نساء: ۱۵۷-۱۵۸)

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حضرت مریمؑ کی کفالت کی ذمہ داری اُن کے خالو ....حضرت ذکریاؑ........ کے سپرد کی گئی۔

۲۔ حضرت مریمؑ ....مسجد اقصیٰ........ کے ایک حُجرے میں عبادت کرتی تھیں۔

۳۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش یروشلم سے نومیل دور ....بیت اللحم........ کے مقام پر ہوئی۔

۴۔ یہودی علماء ....حضرت عیسیٰؑ........ کے سخت مخالف تھے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ ....آسمانوں........ پر اُٹھالیا۔

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ حضرت عیسیٰؑ کے نانا کا نام عمران تھا۔	✓
۲۔ حضرت عیسیٰؑ کی نانی کا نام حنہ تھا۔	✓
۳۔ حضرت ذکریاؑ حضرت مریمؑ کے ماموں تھے۔	✗
۴۔ حضرت مریمؑ گھر کے ایک حجرے میں مقیم رہتی تھیں۔	✗
۵۔ غریب طبقہ حضرت عیسیٰؑ کا گرویدہ تھا۔	✓

اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

صفحہ نمبر ۷۵:

سوچیں اور بتائیں

اُمّہات المومنین میں سے کون سی اُمّ المومنین کا تعلق عرب سے نہیں تھا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: حضرت ماریہ قبطیہؓ کا تعلق عرب سے نہیں تھا۔

سرگرمی

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے۔

زوجہ۔ رقم۔ خبر۔ انتخاب۔ قتل۔ دور۔ غلام۔ مدد۔ مذہب۔ حصّہ۔

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
زوجہ	ازواج	دور	ادوار
رقم	رقوم	غلام	غلمان
خبر	اخبار	مدد	امداد
انتخاب	انتخابات	مذہب	مذاہب
قتل	قِتال	حصّہ	حصص

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

جنگ۔ آزاد۔ شامل۔ ابتدائی۔ اولاد

الفاظ	متضاد
جنگ	امن
آزاد	غلام/ قید
شامل	علیحدہ
ابتدائی	انتہائی
اولاد	والدین

مشق

سوال ۱: آپ ﷺ کی کن ازواج مطہراتؓ کے والد اپنے قبیلے کے سردار تھے؟ والد اور قبیلوں کے نام بھی لکھیے۔

جواب: آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ میں سے حضرت جویریہؓ کے والد حارث بن ضرار قبیلہ بنو المصطلق کے سردار اور حضرت صفیہؓ کے والد حیّ بن اخطب یہودی قبیلہ بنونضیر کے سردار تھے۔

سوال ۲: آپ ﷺ کی کن دو ازواج کا نام پہلے برّہ تھا؟

جواب: حضرت میمونہؓ اور حضرت جویریہؓ دونوں کا نام پہلے برّہ تھا۔

سوال ۳: آپ ﷺ سے نکاح سے قبل حضرت اُمِّ حبیبہؓ کے حالات لکھیے۔

جواب: حضرت اُمِّ حبیبہؓ کا اصل نام رملہ اور کنیت اُمِّ حبیبہ تھی۔ پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا۔ دونوں میاں بیوی اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہوئے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ پہنچ کر ان کا شوہر مرتد ہوگیا اور عیسائیت قبول کرلی لیکن حضرت اُمِّ حبیبہؓ اسلام پر قائم رہیں یوں مذہب کے اختلاف کی بناپر علیحدگی ہوگئی۔ آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو عمرو بن اُمیہ ضمریؓ کے ذریعے حضرت اُمِّ حبیبہؓ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ نجاشی نے حضرت اُمِّ حبیبہؓ کی رضامندی جان کر حبشہ میں موجود مسلمانوں کو دربار میں بلوایا، نکاح پڑھوایا اور آپ ﷺ کی طرف سے چار سو دینار مہر خود ادا کیا۔ یہ ۷ھ کی بات ہے۔ پھر حضرت اُمِّ حبیبہؓ، حضرت شرحبیل بن حسنہؓ کے ساتھ مدینہ پہنچیں۔ ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

سوال ۴: حضرت ماریہ قبطیہؓ کس ملک سے تعلق رکھتی تھیں؟

جواب: حضرت ماریہ قبطیہؓ مصر سے تعلق رکھتی تھیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صفحہ نمبر ۷۷:

سوچیں اور بتائیں

حضرت زید بن حارثہؓ نے اپنے والد اور چچّا کے ساتھ جانے سے کیوں انکار کیا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیونکہ آپ ﷺ کا حضرت زیدؓ سے اس قدر محبّت بھرا سلوک تھا کہ اُن کو پیار سے اپنا بیٹا کہتے تھے۔ اس لیے اُنہوں نے جانے سے انکار کر دیا۔

صفحہ نمبر ۸۰:

سوچیں اور بتائیں

حضرت ابوبکرؓ نے گورا جسم اور کالا دل اور کالا جسم اور گورا دل کس کے بارے میں کہا اور کیوں؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گورا جسم اور کالا دل اپنے رومی غلام کے لیے کہا کیونکہ وہ گورے رنگ کا تھا مگر کافر تھا اس لیے اس کا دل کفر سے کالا تھا۔ جبکہ حضرت بلال حبشیؓ کا رنگ کالا تھا مگر ایمان کے نور کی وجہ سے ان کا دل گورا تھا۔

سرگرمی

ا۔ دیئے گئے اشاروں کو پڑھ کر حضرت زید بن حارثہؓ کی معلومات کو چارٹ کی شکل میں مکمل کیجیے۔
نام۔ والد کا نام۔ والدہ کا نام۔ اَزواج کے نام۔ بچّوں کے نام۔ وفات

حل:

حضرت زید بن حارثہؓ

نام	زید بن حارثہؓ
والد کا نام	حارث
والدہ کا نام	سعدیٰ
زوجہ محترماؤں کے نام	حضرت زینبؓ۔ حضرت اُمّ ِ ایمنؓ
بچّوں کے نام	حضرت اُسامہ بن زیدؓ
وفات	۸ھ

سرگرمی

۲۔ مندرجہ ذیل اشارے پڑھ کر ایتھوپیا (حبشہ) کی معلومات اٹلس کی مدد سے مکمل کیجیے۔
دارالحکومت۔ قومی مذہب۔ قومی زبان۔ کل آبادی۔ کرنسی

حل:

دارالحکومت	عدلیس ابابا
قومی مذہب	عسائیت
قومی زبان	آمہارک (Amharic)
کل آبادی	۸۲،۱۰۱،۹۹۸ (۲۰۱۱ کے مطابق)
کرنسی	بر (Birr)

صفحہ نمبر ۸۱:

مشق

سوال ۱: حضرت زید بن حارثہؓ کیسے غلام بنے؟

جواب: جب حضرت زیدؓ چھوٹے تھے تو اُن کی والدہ اُنہیں ساتھ لے کر اپنے میکے گئیں۔ جاہلیت کے زمانے میں عرب قبیلوں کے درمیان لڑائیاں چلتی رہتی تھیں۔ حضرت زیدؓ کے ننھیال پر ایک دوسرا قبیلہ حملہ آور ہوا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ حضرت زیدؓ کو بھی قید کر کے لے گیا اور غلام بنا لیا۔

سوال ۲: حضرت زید بن حارثہؓ کے خصوصی اعزازات کیا تھے؟

جواب: حضرت زید بن حارثہؓ کے خصوصی اعزازات:

حضرت زید بن حارثہؓ کو یہ خصوصی اعزاز حاصل ہے کہ سورۂ احزاب میں اُن کا نام موجود ہے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے اُنہیں اپنا منہ بولا بیٹا بنایا۔ آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کی شادی اپنی پھوپی زاد بہن حضرت زینبؓ سے کرائی جو نہایت خوبصورت، اعلیٰ نسب اور انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں اگرچہ یہ شادی کامیاب نہ ہوسکی لیکن یہ شادی طے کرنے کے لیے آپ ﷺ نے خود حضرت زیدؓ کا رشتہ دیا تھا۔

سوال ۳: حضرت زیدؓ کی شہادت کب ہوئی؟ نیز اُن کی شہادت پر آپ ﷺ کا کیا ردعمل تھا؟

جواب: ۸ھ میں غزوۂ موتہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اسلامی لشکر کو موتہ روانہ کرنے سے قبل پہلی بار تین امیر مقرر فرمائے اور مسلمانوں سے کہا: ''زیدؓ تمہارے امیر ہیں اگر وہ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ اور اگر وہ شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ امیر ہوں گے۔'' آپ ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق حضرت زیدؓ نے شہادت پائی۔ جب

حضرت زیدؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ﷺ اس قدر روئے کہ ایک صحابیؓ نے حیران ہو کر پوچھا؛ یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''یہ جذبۂ محبت ہے۔''

سوال ۴: حضرت بلالؓ کا تعارف لکھیے۔

جواب: اصل نام بلالؓ اور کنیت عبداللہ تھی۔ والد کا نام رباح اور والدہ کا نام حمامہ تھا جو قبیلہ بنو جمح کے غلام تھے۔
حضرت بلالؓ نسلاً حبشی تھے لیکن پیدائش مکّہ میں ہوئی۔ اسلام قبول کرنے والوں میں پہلے سات افراد میں سے ایک حضرت بلالؓ بھی تھے۔مکّہ مکرّمہ میں اُنہوں نے اسلام سے پہلے غلامی کی سخت مشکل زندگی گزاری۔

سوال ۵: حضرت بلالؓ کس طرح آزاد ہوئے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اُنہیں خرید کر آزاد کرنے کا فیصلہ کیا لیکن جب وہ حضرت بلالؓ کو خریدنا چاہتے تو اُمّیہ قیمت بڑھا دیتا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ نے چالیس اوقیہ چاندی (۱۶۰۰ درہم) کے ساتھ اپنا رومی غلام (جو بہت طاقتور اور گوری رنگت والا تھا) بھی اُمّیہ کو دینے کا فیصلہ کیا۔ اس پر اُمّیہ فوراً راضی ہوگیا اور اس سودے کے بدلے میں حضرت بلالؓ کو آزاد کر دیا۔

سوال ۶: حضرت بلالؓ کو کیا اعزازات عطا ہوئے؟

جواب: حضرت بلالؓ کے خصوصی اعزازات:

حضرت بلالؓ کی فضیلت صحیح مسلم کی اس حدیث نبوی ﷺ سے ثابت ہوتی ہے کہ ایک بار آپ ﷺ نے نماز فجر کے بعد حضرت بلالؓ سے فرمایا:''آج رات جب مجھے جنّت لے جایا گیا تو میں نے تمہارے قدموں کی آواز اپنے آگے آگے سنی۔'' (جیسے وہ دنیا میں آپ ﷺ کے اُونٹ کی مہار پکڑ کر چلا کرتے تھے) آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو اسلام کے پہلے مؤذن ہونے کا اعزاز عطا کیا۔فتح مکّہ کے وقت آپ ﷺ نے کعبہ شریف سے ۳۶۰ بتوں کو مٹا کر حضرت بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ کعبہ میں پہلی بار اذان حضرت بلالؓ نے دی۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حضرت حکیم بن حزامؓ نے ......حضرت زید بن حارثہؓ...... کو چار سو درہم میں خریدا تھا۔

۲۔ حضرت زید بن حارثہؓ کو لوگ ......زید بن محمد ﷺ...... کہنے لگے تھے۔

۳۔ قرآن مجید میں ایک واحد صحابی ......حضرت زید بن حارثہؓ...... کا نام آیا ہے۔

۴۔ اسلام قبول کرنے والے پہلے سات لوگوں میں ایک ......حضرت بلال حبشیؓ...... بھی تھے۔

۵۔ اسلام کے پہلے موذن ہونے کا اعزاز بھی ......حضرت بلال حبشیؓ...... کے حصے میں آیا۔

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ حضرت زید بن حارثہؓ اسلام کے قبول کرنے والے پہلے چار لوگوں میں شامل تھے۔ ✓

۲۔ آپ ﷺ نے اپنی پھوپی زاد بہن سے زید بن حارثہؓ کی شادی کروائی۔ ✓

۳۔ حضرت بلالؓ کی پیدائش حبشہ میں ہوئی۔ ✗

۴۔ کعبہ میں پہلی اذان حضرت بلالؓ نے دی تھی۔ ✓

۵۔ حضرت بلالؓ کا مزار مدینے میں ہے۔ ✗

نبی ﷺ کا گھرانہ

صفحہ نمبر ۸۴:

سوچیں اور بتائیں

سورۂ لہب کے نازل ہونے پر ابولہب نے نبی کریم ﷺ کی دونوں بیٹیوں کو طلاق کیوں دلوادی؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیونکہ اس سورۂ میں ابولہب کے بُرے انجام کی خبر دی گئی تھی جو اُسے برداشت نہ ہوسکی اور اُس نے یہ حرکت کی۔

سرگرمی

ا۔ آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کے بارے میں دی گئی معلومات کو چارٹ بنا کر مکمل کریں۔
(ٹیچر یا والدین سے مدد لیں)

نام۔ شوہر کا نام۔ بچّوں کے نام۔ وفات۔

حل:

نام	شوہر کا نام	بچّوں کے نام	وفات
سیّدہ زینبؓ	حضرت ابو العاص ربیعؓ	علی۔اُمامہ	۸ھ
سیّدہ رقیہؓ	حضرت عثمان غنیؓ	عبداللہ	۲ھ
سیّدہ اُمِّ کلثوم	حضرت عثمان غنیؓ	۔	۹ھ
سیّدہ فاطمہؓ	حضرت علیؓ	حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، سیّدہ اُمِّ کلثومؓ، سیّدہ زینبؓ اور محسنؓ	۱۱ھ

سرگرمی

۲۔ دیئے گئے الفاظ کی متضاد لکھیے۔

وفات۔ بہتر۔ ناراض۔ بچپن۔ ذیل۔

حل:

الفاظ	متضاد
وفات	پیدائش
بہتر	بدتر
ناراض	راضی
بچپن	بڑھاپا
ذیل	بالا

سرگرمی

۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

طیش۔ مشقت۔ پردہ نشین۔ فرمان

حل: (معانی لکھے جارہے ہیں لیکن جملے بچّوں کو خود بنانے کو دیئے جائیں)

الفاظ	معانی
طیش	سخت غصّہ
مشقّت	بہت محنت۔دُکھ۔تکلیف۔مزدوری
پردہ نشین	پردہ میں رہنے والی۔بہت باحیا
فرمان	شاہی حکم۔حکم نامہ

مشق

سوال ۱: حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمِّ کلثومؓ کے بارے میں مختصر لکھیے۔

جواب: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

نبی کریم ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ نبوّت سے دس برس پہلے پیدا ہوئیں۔ ابوالعاص بن ربیع سے نکاح ہوا جو حضرت زینبؓ کے خالہ زاد بھائی بھی تھے۔حضرت زینبؓ کے ہاں دو بچّے ہوئے۔ بیٹے کا نام علی اور بیٹی کا نام اُمامہ تھا۔ ۸ھ میں وفات پائی۔

حضرت رقیہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

یہ نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحبزادی تھیں۔ نبوّت سے سات سال قبل پیدا ہوئیں۔ پہلے اُن کی شادی ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوئی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ پر سورۂ لہب نازل ہوئی تو ابولہب نے سخت طیش کے عالم میں اپنے دونوں بیٹوں سے طلاق دلوادی (دوسری صاحبزادی حضرت اُم کلثومؓ کا نکاح ابولہب کے دوسرے بیٹے سے ہوا تھا)۔ بعد میں حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا۔ اُن کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا لیکن چھ سال کی عمر میں بیٹے کی وفات ہوگئی ۲ھ میں حضرت رقیہؓ نے وفات پائی۔

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

یہ نبی کریم ﷺ کی تیسری صاحبزادی تھیں۔ نبوّت سے چھ سال قبل پیدا ہوئیں۔ اپنی بڑی بہن حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد اُن کے شوہر حضرت عثمان غنیؓ سے شادی ہوئی۔ جس کے نتیجے میں حضرت عثمان غنیؓ کو ذوالنوّرین کا لقب ملا۔ سیّدہ کلثومؓ ۹ھ میں شعبان کے مہینے میں وفات پاگئیں۔

سوال۲: حضرت فاطمہؓ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

نام فاطمہ، القاب زہرا اور بتول تھے۔ نبوّت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ یہ سب سے چھوٹی اور چہیتی بیٹی تھیں۔ حضرت علیؓ سے ان کا نکاح ہوا۔ حضرت فاطمہؓ کی پانچ اولادیں ہوئیں۔ حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، سیدہ اُمِّ کلثومؓ، سیدہ زینبؓ اور محسنؓ (حضرت محسنؓ بچپن ہی میں انتقال کرگئے تھے)۔ حضرت فاطمہؓ نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب اولاد تھیں۔ آپ ﷺ نے اُن کے بارے میں فرمایا؛

''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اُسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔'' (مشکوٰۃ)

انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں۔ بے حد پُر مشقت زندگی گزاری۔ چکّی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے اور مَشک سے پانی بھرتے بھرتے بازوؤں پر گٹے پڑ گئے تھے۔ بدلنے کے لیے دوسرا جوڑا تک نہ تھا۔ کئی کئی دن تک گھر میں چولہا نہ جلتا تھا۔ مسلسل روزے سے رہتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ۶ ماہ بعد ۲۹ سال کی عمر میں رمضان ۱۱ھ میں اُن کا بھی انتقال ہوگیا۔

کاتبینِ وحی

صفحہ نمبر ۸۸:

سوچیں اور بتائیں

آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے وحی کی کتابت کیوں کروائی؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: تا کہ قرآن تحریری شکل میں بھی رہے۔

سرگرمی

مندرجہ ذیل الفاظ کی متضاد لکھیے۔

ابتدائی۔ فتح۔ اذیت۔ قبول کرنا۔ خفیہ۔ رنجیدہ۔ مشہور۔

حل:

الفاظ	متضاد
ابتدائی	انتہائی
فتح	شکست
اذیت	راحت
قبول کرنا	رد کرنا
خفیہ	عیاں
رنجیدہ	مسرور
مشہور	گمنام

مشق

سوال ا: لفظ ''کاتبین'' کا کیا مطلب ہے اور وحی سے کیا مراد ہے؟

جواب: کاتبین لفظ ''کاتب'' کی جمع ہے جس کا مطلب ہے ''لکھنے والا''۔ کاتبین وحی سے مراد وہ خوش نصیب صحابہ کرامؓ ہیں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کے حکم پر وحی کو تحریر کیا اور اس طرح قرآن تحریری صورت میں ہمارے سامنے آیا۔

سوال۲: مورخین کے مطابق کاتبین وحی کتنے ہیں؟ نیز کاتبین وحی کے نام لکھیے۔

جواب: مورخین کے مطابق ان کاتبین کی تعداد ۴۷ یا ۴۸ ہے۔ ان میں خلفائے راشدین کے علاوہ اور دوسرے صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں۔ان میں سے کچھ کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ابوبکرؓ
۲۔ حضرت عمرؓ
۳۔ حضرت عثمانؓ
۴۔ حضرت علیؓ
۵۔ حضرت حنظلہ بن ربیعؓ
۶۔ حضرت خالد بن سعیدؓ
۷۔ حضرت خالد بن ولیدؓ
۸۔ حضرت عامر بن فہیرہؓ
۹۔ حضرت عبداللہ بن ارقمؓ
۱۰۔ حضرت شرحبیل بن حسنہؓ
۱۱۔ حضرت زید بن ثابتؓ
۱۲۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ
۱۳۔ حضرت اُبی بن کعبؓ
۱۴۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ

سوال۳: کاتبین وحی میں سے کوئی سے آٹھ صحابہ کرامؓ کا تعارف تحریر کیجیے۔

جواب:

۱۔ حضرت حنظلہ بن ربیعؓ:

حضرت حنظلہؓ تمام کاتبین کے نائب تھے اور جو کاتب غیر حاضر ہوتا، اُس کی جگہ آپؓ وحی کی کتابت کرتے تھے۔آپ ﷺ کی مہر حضرت حنظلہؓ کے پاس ہوتی تھی۔ اُنہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں وفات پائی۔

۲۔ حضرت خالد بن سعیدؓ

یہ ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ اسلام قبول کرنے پر ان کے والد نے انہیں بہت مارا پیٹا۔ یہاں تک کہ بھوکا پیاسا رکھا لیکن حضرت خالدؓ نے اپنے گھر والوں کو چھوڑ دیا اور آپ ﷺ کے پاس رہنے لگے۔ انہوں نے غزوۂ حنین اور غزوۂ تبوک میں حصہ لیا۔

۳۔ حضرت خالد بن ولیدؓ

آپؓ ہجرت مدینہ سے چالیس برس قبل پیدا ہوئے۔مشہور جنگجو تھے۔ غزوۂ اُحد میں کفار کے لشکر میں شامل تھے اور ان کی وجہ سے اس جنگ میں کفار کو آخری لمحات میں فتح حاصل ہوگئی۔ ۷ھ میں آپؓ نے غزوۂ خیبر کے بعد اسلام قبول کیا۔ ۲۱ھ میں حمص میں وفات پائی۔

۴۔ حضرت عامر بن فہیرہؓ

یہ غلام تھے۔اسلام قبول کرنے پر ان کے مالک نے انہیں بہت اذیتیں دیں۔ بالآخر حضرت ابوبکرؓ نے اُنہیں خرید کر آزاد کردیا۔اُنہیں آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں حصہ لیا۔بئرمعونہ میں شہید ہوئے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن ارقمؓ:

آپؓ نے فتح مکّہ کے دن اسلام قبول کیا۔حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دور میں بیت المال کے نگراں رہے۔وفات سے قبل ان کی بینائی چلی گئی۔حضرت عثمانؓ کے دور میں وفات پائی۔

۶۔ حضرت شرحبیل بن حسنہؓ:

یہ سرداران قریش میں سے تھے۔ابتدائی دور میں اسلام قبول کرنے والے اور مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔ جب آپ ﷺ نے حبشہ میں حضرت اُم حبیبہ سے نکاح کیا تو نجاشی نے انہیں حضرت شرحبیلؓ کے ساتھ مدینہ رخصت کیا تھا۔۱۸ھ میں ملک شام میں اُن کا انتقال ہوا۔

۷۔ حضرت زید بن ثابتؓ:

یہ انصاری صحابی تھے۔ اپنے وقت کے بہت بڑے امام، قاری اور مفتی بھی تھے۔ جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے، اُس وقت حضرت زیدؓ گیارہ سال کے تھے اور سترہ سورتیں سیکھ چکے تھے۔ انھوں نے آپ ﷺ کو یہ سورتیں سنائیں تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔آپ ﷺ کی زندگی میں ہی پورا قرآن حفظ کرلیا تھا۔پہلی بار غزوۂ خندق میں حصہ لیا۔ اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔

۸۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ:

حضرت معاویہؓ نے صلح حدیبیہ کے بعد اسلام قبول کرلیا تھا مگر اس بات کو خفیہ رکھا اور فتح مکہ کے موقع پر اعلان کیا۔اُن کے والد کی درخواست پر حضرت معاویہؓ بھی کاتبین وحی میں شامل ہو گئے۔حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دور میں شام کے والی مقرر رہے۔اپنے دور خلافت میں بہت سی فتوحات کیں۔ رجب ۶۰ھ میں اُن کا انتقال ہوا۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ آپ ﷺ کی مہر حضرت ....حنظلہؓ........ کے پاس ہوتی تھی۔

۲۔ حضرت خالد بن سعیدؓ نے غزوہ ....حنین........ اور غزوہ ....تبوک........ میں حصہ لیا۔

۳۔ ....حضرت خالد بن ولیدؓ........ اُمّ المومنین حضرت میمونہؓ کے بھانجے تھے۔

۴۔ ....حضرت ارقمؓ........ کے دادا آپ ﷺ کے ماموں تھے۔

۵۔ حضرت ابی بن کعبؓ کو ....سیّد القراء........ بھی کہا جاتا ہے۔

غزوۂ تبوک

صفحہ نمبر ۹۲:

سوچیں اور بتائیں

سواری نہ ملنے پر صحابہ کرامؓ کیوں روتے ہوئے لوٹ گئے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیونکہ اُن صحابہ کرامؓ کو یہ غم ہوا کہ وہ جہاد کی سعادت سے محروم ہوگئے۔

سرگرمی

سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۷ ۔ ۱۰۸ کا ترجمہ لکھیے۔

حل: ''اور بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے ان اغراض کے لیے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اُس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس سے پہلے اللہ اور رسول کا مخالف ہے اور قسمیں کھا جائیں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ البتّہ جس مسجد کی بنیاد اوّل دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (سورۂ توبہ: ۱۰۷ ۔ ۱۰۸)

مشق

سوال ۱: غزوۂ تبوک کے موقع پر کن صحابہ کرامؓ نے کیا امداد کی؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عمرؓ اپنے گھر کا آدھا سامان لے آئے، حضرت ابو بکرؓ نے اپنے گھر کا پورا سامان پیش کر دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے دو سو اوقیہ چاندی اور حضرت عثمانؓ نے تین سو اونٹ مع سازو سامان اور ایک ہزار دینار آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

سوال ۲: تبوک کے چشمے کا واقعہ لکھیے۔

جواب: تبوک پہنچنے سے ایک دن قبل آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ کل چاشت کے وقت تم لوگ تبوک کے چشمہ پر پہنچو گے۔ وہاں پر کوئی شخص اُس چشمہ سے پانی نہ لے۔ جب اگلے دن اس مقام پر پہنچے تو چشمہ سے

پانی قطرہ قطرہ کر کے رِس رہا تھا جسے بڑی دقّت سے ایک برتن میں جمع کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اُس سے اپنا چہرۂ مبارک اور ہاتھ دھوکر پھر اُسی چشمہ میں ڈالا تو بے تحاشہ پانی اُبلنا شروع ہوگیا۔ تمام لشکر نے آرام سے پانی استعمال کیا۔

سوال ۳: تبوک کے مقام پر کیا ہوا؟

جواب: ۱۴ دن کے سفر کے بعد آپ ﷺ تبوک کے مقام پر پہنچ کر لشکر کے ساتھ خیمہ زن ہوئے۔ یہاں پر آپ ﷺ نے بیس دن قیام فرمایا مگر کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔ آپ ﷺ کا تبوک پر پہنچنا بے کار نہ گیا بلکہ دشمن مرعوب ہوگئے۔ آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر آپ ﷺ کی قیادت منظور کر لی۔ ایلہ، اذرخ کے فرمارواؤں اور جرباء کے عیسائیوں نے حاضر ہو کر صلح کرتے ہوئے جزیہ دینا منظور کرلیا۔ اگرچہ تبوک میں جنگ نہیں ہوئی لیکن عیسائی قبیلوں کی صلح مسلمانوں کے لیے ایک اہم فتح ثابت ہوئی۔ یہ مسلمانوں کا آخری غزوہ تھا۔

سوال ۴: سستی کے باعث غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونے والے صحابہؓ کے ساتھ کیا ہوا؟

جواب: تین صحابہ کرامؓ ایسے تھے جو محض سستی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے اور لشکر کے ساتھ نہ جا سکے۔ یہ حضرات مرارۃ بن ربیعؓ، ہلال بن امیہؓ اور کعب بن مالکؓ تھے۔ ان تینوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے قصور کا اعتراف کیا اور سزا چاہی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ، جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ کوئی شخص ان تینوں حضرات سے بات نہ کرے چنانچہ تمام لوگوں نے ان تینوں سے بات چیت بند کردی۔ حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ ہلال اور مرارۃ نے اس بات کا اتنا اثر لیا کہ گھر میں بیٹھ گئے لیکن میں سب کے ساتھ نماز پڑھتا، بازار جاتا لیکن کوئی مجھ سے بات نہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ زمین مجھے تنگ لگنے لگی۔ یہ تینوں صحابہؓ اپنی غلطی پر دن رات روتے رہتے تھے۔ بالآخر پچاس دن بعد نماز فجر کے وقت ان صحابہؓ کی توبہ قبول ہوئی جس کا ذکر سورۃ توبہ: ۱۰۲ میں ہے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ ....روم.......... کے بادشاہ ہرقل نے ....چالیس.......... ہزار کا لشکر تیار کیا۔

۲۔ آپ ﷺ ....۳۰.......... ہزار لشکر کے ساتھ ....۹.......... ہجری کو تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔

۳۔ آپ ﷺ ....۱۴.......... دن کے سفر کے بعد تبوک پہنچے۔

۴۔ تبوک کے مقام پر ....۲۰.......... دن تک قیام کیا گیا۔

۵۔ غزوۂ تبوک مسلمانوں کا آخری ....غزوہ.......... تھا۔

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ تبوک کا علاقہ آج بھی باغات سے بھرا ہوا ہے۔	✓
۲۔ تبوک کی جنگ میں زبردست معرکہ پیش آیا۔	✗
۳۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو مدینے کا حاکم مقرر کیا تھا۔	✗
۴۔ ایلہ اور ازرخ کے فرماں رواؤں نے جنگ کا پیغام بھجوایا۔	✗
۵۔ سواری نہ ملنے پر چند صحابہؓ روتے ہوئے لوٹ گئے۔	✓

اسلامیات کا یہ نصابی سلسلہ ابتدائی اوّل (نرسری) جماعت سے دسویں جماعت تک کے طلباء کے لیے اپنی نوعیت کا ایک مُنفرد سلسلہ ہے۔ ان کُتب کو مُرتّب کرتے وقت طلباء کی ذہنی استعداد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے لہٰذا آسان اور عام فہم زبان میں اسلام کے بنیادی عقائد کو نہ صرف خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے بلکہ اس طرح کی سرگرمیاں بھی ترتیب دی گئی ہیں جو اسلامی تعلیمات کو عملی زندگی کا حصّہ بنانے میں بے حد مددگار رہوں گی۔

اساتذہ کی ہر ممکن رہنمائی کے ساتھ ساتھ طلباء کی ذہنی نشو ونما کے لیے ایسی مشقیں ترتیب دی گئی ہیں جو طلباء میں غور وفکر کی عادت پیدا کرنے، اعلیٰ کردار کی تعمیر کرنے، صحت مند اسلامی معاشرے کی بنیاد ڈالنے اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں اُن کی معاون ثابت ہوں۔

حکومتِ پاکستان کی نئی تعلیمی پالیسی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان کتابوں کا مواد قرآن وسنّت کی روشنی میں مُستند ذرائع استعمال کرتے ہوئے جمع کیا گیا ہے اور نصاب کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ طلباء آگے چل کر بورڈ کے امتحانات میں بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرسکیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کتابیں مکمل طور پر جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں تاکہ مضمون میں طلباء کی دلچسپی مسلسل برقرار رہے۔ اس سلسلہ کو مزید بہتر بنانے میں ہم اساتذہ اور والدین کی مُفید آراء کے منتظر رہیں گے۔

Helpline
+923363-008-008

For your suggestions and feedback,
write us at: **info@bookmark.com.pk**

Follow us on:

/BookmarkPublishing
/bookmarkpublishingpak
/infobookmark
/bookmarkpublishing
/bookmarkpublishing
www.bookmark.com.pk